عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۱ | ۱۹ تا ۲۵ ذی الحجہ ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۱ تا ۲۷ فروری ۲۰۰۳ء | شمارہ: ۳۹

قادیانیت سکھ مت کا چربہ

زہد و تقویٰ

کلمۂ حق

مسلمانوں کے مسائل اور اُن کا مذہبی فریضہ

عزم و عمل کی ضرورت

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org

قادیانیوں کو مسجد بنانے سے جبراً روکنا:

س:......احمدیوں کو مسجدیں بنانے سے جبراً روکا جارہا ہے، کیا یہ جبر اسلام میں آپ کے نزدیک جائز ہے؟

ج:......آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ضرار کے ساتھ کیا کیا تھا؟ اور قرآن کریم نے اس کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟ شاید جناب کے علم میں ہوگا اس کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟

آپ حضرات دراصل معقول بات پر بھی اعتراض فرماتے ہیں۔ دیکھئے! اس بات پر تو غور ہوسکتا تھا (اور ہوتا بھی رہا ہے) کہ آپ کی جماعت کے عقائد مسلمانوں کے سے ہیں یا نہیں؟ اور یہ کہ اسلام میں ان عقائد کی گنجائش ہے یا نہیں؟ لیکن جب یہ طے ہوگیا کہ آپ کی جماعت کے نزدیک مسلمان، مسلمان نہیں اور مسلمانوں کے نزدیک آپ کی جماعت مسلمان نہیں، تو خود انصاف فرمائیے کہ آپ مسلمانوں کو اور مسلمان آپ کو اسلامی حقوق کیسے عطا کرسکتے ہیں؟ اور از روئے عقل و انصاف کسی غیر مسلم کو اسلامی حقوق دینا ظلم ہے؟ یا اس کے برعکس نہ دینا ظلم ہے؟

میرے محترم! بحث جبر و اکراہ کی نہیں، بلکہ بحث یہ ہے کہ آپ نے جو عقائد اپنے اختیار و ارادے سے اپنائے ہیں ان پر اسلام کا اطلاق ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر ان پر اسلام کا اطلاق ہوتا ہے تو آپ کی شکایت بجا ہے، نہیں ہوتا تو یقیناً بے جا ہے۔ اس اصول پر تو آپ بھی اتفاق کریں گے اور آپ کو کرنا چاہئے۔

اب آپ خود ہی فرمائیے کہ آپ کے خیال میں اسلام کس چیز کا نام ہے؟ اور کن چیزوں کے انکار کردینے سے اسلام جاتا رہتا ہے......اس تنقیح کے بعد آپ اصل حقیقت کو سمجھ سکیں گے جو غصہ کی وجہ سے اب نہیں سمجھ رہے۔

صدق دل سے کلمہ پڑھنے والے انسان کو اعمال کی کوتاہی کی سزا:

س:......کیا جس مسلمان نے صدق دل سے کلمہ طیبہ پڑھا ہو، رسالت وغیرہ پر ایمان ہو مگر زندگی میں قصداً کئی نمازیں اور فرائض اسلام ترک کئے ہوں تو ایسا مسلمان اپنی سزا بھگت کر جنت میں جاسکے گا؟ یا ہمیشہ دوزخ کا ہی ایندھن بنا رہے گا؟

ج:...... نماز چھوڑنا اور دیگر احکام اسلام کو چھوڑنا سخت گناہ اور معصیت ہے۔ احادیث میں نماز چھوڑنے والے کے لئے سخت وعیدیں آئی ہیں اور ان احکام پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے انسان فاسق ہوجاتا ہے اور آخرت میں عذاب میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہے لیکن اس کے باوجود اگر ایسے بدعمل شخص کا عقیدہ صحیح ہو، توحید و رسالت پر قائم ہو، ضروریات دین کو مانتا ہو، وہ آخرکار جنت میں جائے گا، خواہ سزا سے پہلے یا سزا پانے کے بعد لیکن اگر کسی کا عقیدہ ہی خراب ہو، کفر اور شرک میں مبتلا ہو یا ضروریات دین کا انکار صریح بلا تاویل کرے تو ایسے شخص کی نجات کبھی نہ ہوگی، وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم کی آگ میں رہے گا، کبھی اس کو دوزخ کے عذاب سے رہائی نہیں ملے گی۔

حواری کسے کہتے ہیں؟

س:......ہم نے قرآن پاک میں حواریوں کا ذکر تیسرے، ساتویں اور اٹھائیسویں پارے میں پڑھا ہے، اس ضمن میں کچھ سوالات کے جوابات درکار ہیں:

۱:......حواری کون لوگ تھے؟

۲:......حواری کا کیا مطلب ہے؟

۳:......حواری کو اردو میں کیا پکارا جاتا ہے؟

۴:......حواری کے علاوہ دوسرا گروہ کون سا تھا جو کافر ٹھہرا؟

۵:......اس کی مفصل تفصیل بیان کریں اور یہ کہ حواریوں کا خطاب کن کو ملا؟

ج:......حواری کا لفظ ''حَوَر'' سے ہے، جس کے معنی سفیدی کے ہیں، ان آیات میں ''حواری'' کا لفظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص احباب و اصحاب کے لئے استعمال ہوا ہے، جن کی تعداد ۱۲ تھی، حواری کا لفظ اردو میں بھی مخلص اور مددگار دوست کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ وارث سرہندی صاحب کی کتاب ''علمی لغت'' میں ہے:

''حواری: خاص، برگزیدہ، مددگار، دھوبی، حضرت عیسیٰؑ کا صحابی، وہ جس کا بدن بہت سفید ہو۔''

وہ کافر گروہ جس کا ذکر سورۃ الصف کی آیت ۱۴ میں ہے، اس کے بارے میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ: جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا گیا تو عیسائیوں کے تین گروہ ہوگئے، ایک نے کہا کہ وہ خود ہی خدا تھے، اس لئے آسمان پر چلے گئے، دوسرے نے کہا کہ وہ خدا تو نہیں مگر خدا کے بیٹے تھے، اس لئے باپ نے اپنے بیٹے کو اپنے پاس بلالیا، یہ دونوں گروہ کافر ہوگئے۔ تیسرا گروہ مسلمان کا تھا، انہوں نے کہا کہ وہ نہ خدا تھے، نہ خدا کے بیٹے تھے، بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص حکمت کے تحت ان کو آسمان پر اٹھالیا (اور قرب قیامت میں وہ پھر نازل ہوں گے)۔ یہ گروہ مومن تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری اور ان کے سچے پیروکاروں کا یہی عقیدہ تھا۔

http://www.khatme-nubuwwat.org

ہفت روزہ

ختم نبوت

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد: ۲۱ | ۱۹ تا ۲۵ ذی الحجہ ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۱ تا ۲۷ فروری ۲۰۰۳ء | شمارہ: ۳۹

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	4
مصائب سے نجات کا مجرب نسخہ (حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ)	6
مسلمانوں کے مسائل اور ان کا مذہبی فریضہ (مولانا سید محمد واضح رشید)	7
لباس اور وضع قطع میں اسلامی طرز اختیار کیجئے (حضرت مولانا ابرار الحق ہردوئی)	9
کلمہ حق (مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)	10
حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کی عالی ظرفی	13
عزم و عمل کی ضرورت (مولانا شمس الحق ندوی)	14
حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ کا زہد و تقویٰ (حافظ محمد اکرم طوفانی)	16
شیخ الاسلام مولانا ظفر احمد عثمانیؒ اور تردید قادیانیت (قاضی محمد اسرائیل گڑنگی)	18
آہ ...... مولانا عبید الرحمٰن (حافظ محمد اسامہ رحمانی)	19
قادیانیت ...... حکومت کا حج (مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)	20
قادیانی امت ...... مرزا قادیانی کی نظر میں (مولانا محمد علی صدیقی)	25
اخبار ختم نبوت	26

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ: ۷ روپے
ششماہی: ۱۷۵ روپے سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

زر تعاون بیرون ملک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲_۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 7780337 Fax:7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ختم نبوۃ

ادار یہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقلیتی ارکان اسمبلی اسلامی قوانین میں مداخلت کا راستہ چھوڑ دیں

گزشتہ دنوں اقلیتی ارکان قومی وصوبائی اسمبلی کے ایک مشاورتی اجلاس میں ملک میں رائج اسلامی قوانین کے خلاف کئے گئے مطالبات نے یہ ثابت کر دیا کہ اقلیتیں ملک میں رائج اسلامی قوانین کے خلاف کھلم کھلا بغاوت پر اتر آئی ہیں۔ اس اجلاس کی تفصیلی خبر درج ذیل ہے:

''قانون شہادت اور توہین رسالت ﷺ کی دفعات منسوخ کی جائیں: اقلیتی ارکان اسمبلی

داخلہ خارجہ پالیسیوں کو عوامی مفاد کے تابع بنایا جائے' نیشنلائزڈ تعلیمی ادارے واپس کئے جائیں: اجلاس سے خطاب

لاہور (ثناء نیوز) اقلیتی ارکان قومی وصوبائی اسمبلی' اقلیتی مذہبی رہنماؤں اور زندگی کے دیگر شعبہ جات میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے مسیحی افراد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قانون شہادت اور قانون توہین رسالت ﷺ کی دفعات (تعزیرات پاکستان سیکشن 295-B,C اور 298-B,C) کو فوری طور پر منسوخ کرنے کے علاوہ اقلیتوں اور خواتین سے متعلق دیگر امتیازی قوانین کو ختم کیا جائے۔ نیز ملک کو موجودہ مشکل حالات سے نکالنے کے لئے خارجہ و داخلہ پالیسیوں پر نظر ثانی کر کے انہیں عوامی مفاد کے تابع اور ماضی میں نیشنلائزڈ کئے گئے تمام اقلیتی تعلیمی ادارے اقلیتوں کو واپس دیئے جائیں۔ یہ مطالبہ پیر کے روز قومی کمیشن برائے امن و انصاف کے زیر اہتمام مقامی ہوٹل میں ''مذہبی انتہا پسندی' اسباب اور سدباب'' کے موضوع پر منعقدہ قومی مشاورتی اجلاس کے شرکاء نے کئے ہیں' جن میں اقلیتی رکن قومی اسمبلی اکرم گل' ممبر پنجاب اسمبلی پرویز رفیق' کامران مائیکل' گروپ کیپٹن ریٹائرڈ سیسل چوہدری' آرچ بشپ لارنس جے سلڈانہ' پیٹر جیکب' فادر عمانوائیل یوسف مانی و دیگر شامل ہیں۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ گزشتہ دو دہائیوں سے ملک میں فرقہ واریت و قتل و غارت کی لہر دوڑ رہی ہے۔ حکومت اقلیتوں اور ان کی مذہبی عبادت گاہوں کو تحفظ فراہم کرے اور عبادت گاہوں پر حملے کرنے والے ملزمان کو قرار واقعی سزائیں دی جائیں۔ مذہبی انتہا پسندی اور تنگ نظری کا خاتمہ کئے بغیر پاکستان ترقی نہیں کر سکتا۔ مذاہب اور فرقوں کے درمیان مفاہمت کی فضاء قائم کرنے کے لئے مساوات کی پالیسی اپنائی جائے۔ سرکاری سطح پر کسی ایک فرقہ یا مذہب کی سرپرستی کرنے کی بجائے سب کے ساتھ یکساں احترام کا اصول اپنایا جائے۔'' (روزنامہ جنگ کراچی ۳/فروری ۲۰۰۳ء)

اس کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنا شدید ردعمل ظاہر کرتے ہوئے درج ذیل بیان جاری کیا:

''قانون توہین رسالت اور قانون شہادت کی منسوخی کے مطالبات دین میں مداخلت ہیں' اقلیتیں اس طرز عمل پر مسلمانوں سے معافی مانگیں

اقلیتی ارکان اسلامی قوانین میں مداخلت کا راستہ چھوڑ دیں

کراچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مفتی نظام الدین شامزئی' ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مفتی محمد جمیل خان' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا اسماعیل شجاع آبادی' مولانا محمد نذر عثمانی نے ایک مشترکہ بیان میں اقلیتی ارکان اسمبلی اور بعض ممتاز عیسائی رہنماؤں کی جانب سے توہین رسالت کے قوانین کی بعض دفعات اور قانون شہادت کی منسوخی کے مطالبات کو دین میں مداخلت قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ فوری طور پر اپنے اس طرز عمل کی مسلمانوں سے معافی مانگیں بصورت دیگر عام مسلمان اور علماء کرام مجبور ہوں گے کہ وہ اقلیتی فرقوں کے بارے میں مطالبہ کریں کہ ان کی ذمیوں کی حیثیت تبدیل کر کے انہیں

کفار حربی کی فہرست میں شامل کیا جائے۔ اقلیتی ارکان اسمبلی اور اقلیتی فرقے پاکستان اور مسلمانوں کے مفاد کا خیال کریں اور امریکی اور یورپی زبان استعمال کرنے سے گریز کریں۔ پاکستان میں انبیأ کرام علیہم السلام کی توہین کرنے والوں کی حمایت کرنے والے افراد کیلئے کوئی جگہ نہیں۔ مسلمان جس طرح اپنے پیغمبر کی عزت وحرمت پر جان قربان کرتے ہیں اسی طرح دیگر انبیأ کرام علیہم السلام کی عظمت اور حرمت کا تحفظ کرتے ہیں۔ اگر عیسائیوں اور یہودیوں نے اپنے پیغمبر کی عزت اور حرمت سے دستبرداری اختیار کر لی ہے تو ان کو دیکھ کر مسلمان کسی صورت میں انبیأ کرام علیہم السلام کی توہین کی اجازت نہیں دے سکتے' اگر اقلیتی فرقے توہین انبیأ کرام علیہم السلام کے بغیر زندگی نہیں گزار سکتے تو وہ پاکستان سے ہجرت کر جائیں۔ پاکستان میں رہنے کا حق صرف ان اقلیتی فرقوں کے لوگوں کو ہے جو انبیأ کرام علیہم السلام کی عموی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں خصوصی طور پر حرمت اور عظمت کا خیال کریں گے اور اشارتاً بھی کوئی ایسا جملہ کہنے کی جسارت نہیں کریں جس سے انبیأ علیہم السلام کی توہین کا امکان بھی ہو۔ اس ملک میں رہنے والے مسلمانوں اور غیر مسلموں کو توہین رسالت کے قانون کی پاسداری کرنی ہوگی اور قانون شہادت کو تسلیم کرنا ہوگا۔ اسلامی قوانین میں مداخلت کی کسی صورت میں اجازت نہیں دی جائے گی۔''

اقلیتی ارکان اسمبلی کے مذکورہ مطالبات آئین اور قانون سے کھلی بغاوت ہیں۔ قادیانیوں کے ایما پر اسلام اور ملک کے خلاف ہونے والی اس سازش کا ایک ایسے وقت پر ظہور ہونا جبکہ دنیا پر جنگ کے مہیب بادل چھائے ہوئے ہیں' خطرہ سے خالی نہیں۔ عیسائیوں کے تمام ہی مطالبات خلاف عقل ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اس مرتبہ انہوں نے کھل کر حکومت کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے' اسی لئے ان کی زبان پر ہذیان سے اس قسم کی ہرزہ سرائیاں صادر ہو رہی ہیں۔ اگر حکومت نے آج انہیں نہ روکا تو مستقبل میں ہر حکومت اقلیتوں کے آگے بے بس ہوگی۔ حکومت کو چاہئے کہ ملک میں بسنے والی تمام اقلیتوں کو اس بات کا پابند کرے کہ وہ اسلام' اسلامی قوانین اور ملکی آئین کے خلاف ہر قسم کی ہرزہ سرائی سے گریز کریں ورنہ انہیں سخت سے سخت سزا دی جائے گی۔ اس کے علاوہ یہ بھی ضروری ہے کہ جن اقلیتی ارکان اسمبلی نے یہ حرکت کی ہے' اسلام اور ملک کے خلاف یہ بھیانک قدم اٹھانے کے جرم میں ان کی رکنیت منسوخ کی جائے اور آئندہ کے لئے ان کے پارلیمانی رکن بننے پر تاحیات پابندی عائد کی جائے۔ اقلیتوں کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جس روش پر وہ چل رہی ہیں وہ انہیں ایک ایسے تصادم کی راہ پر لے جائے گی جس کا لازمی نتیجہ ملک میں انتشار اور انارکی کی صورت میں نکلے گا جو انجام کار اقلیتوں کو ان کی موجودہ معاشی ومعاشرتی صورتحال سے بہت نیچے لے جائے گا۔

سندھ یونیورسٹی کے لیکچرار کی جانب سے توہین رسالت پر مبنی کتاب کی اشاعت

گزشتہ دنوں سندھ یونیورسٹی جامشورو کے سندھی شعبہ کے لیکچرار اسحاق سمیجو نے اپنی شاعری کا مجموعہ ''صداب چین آھي'' کے نام سے شائع کیا' جس میں کھلم کھلا توہین خدا' توہین رسالت' توہین قرآن مجید' توہین بیت اللہ جیسے گھناؤنے جرائم کا ارتکاب کیا گیا۔ علامہ احمد میاں حمادی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا محمد نذر عثمانی اور قاری اقبال پر مشتمل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے اس سلسلہ میں ایڈیشنل ہوم سیکریٹری صوبہ سندھ سے ملاقات کی اور انہیں اس معاملہ کی سنگینی اور مسلمانوں میں اس حوالے سے پائی جانے والی تشویش سے آگاہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے ایڈیشنل ہوم سیکریٹری کو ایک یادداشت بھی پیش کی جس میں مذکورہ کتاب کے مختلف اقتباسات نقل کئے گئے تھے جس میں مبینہ طور پر اسحاق سمیجو نے ہذیان گوئی کا مظاہرہ کیا تھا۔ اس سلسلہ میں ہم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ چونکہ اسحاق سمیجو کی اس کتاب کے ذریعہ فساد وانتشار پھیلنا اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح ہونا لازمی ہے' اس لئے فی الفور اسحاق سمیجو کے خلاف قانونی کارروائی کر کے اس قرار واقعی سزا دی جائے اور اس کی کتاب کو شائع کرنے والے پبلشر کے خلاف قانونی کارروائی کرنے کے احکامات جاری کئے جائیں اور اس کے ساتھ ساتھ اسحاق سمیجو کی کتاب چھاپنے' دکان یا بک اسٹال پر رکھنے اور اس کی خرید وفروخت پر مکمل پابندی عائد کر کے مسلمانان پاکستان کے مذہبی جذبات کو ٹھنڈا کرنے کا سامان کیا جائے اور ملک میں فتنہ وفساد پھیلانے کی اس نئی سازش کا قلع قمع کیا جائے۔

مصائب سے نجات کا مجرب نسخہ

حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عوف بن مالک اشجعیؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے لڑکے سالم کو دشمن گرفتار کر کے لے گئے ہیں' اس کی ماں سخت پریشان ہے' مجھے کیا کرنا چاہئے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو اور لڑکے کی والدہ کو حکم دیتا ہوں کہ تم کثرت کے ساتھ "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" پڑھا کرو' ان دونوں نے حکم کی تعمیل کی' کثرت سے یہ کلمہ پڑھنے لگے' اس کا یہ اثر ہوا کہ جن دشمنوں نے لڑکے کو قید کر رکھا تھا وہ کسی روز ذرا غافل ہوئے تو لڑکا کسی طرح ان کی قید سے نکل گیا اور ان کی کچھ بکریاں ہنکا کر ساتھ لے کر اپنے والد کے پاس پہنچ گیا۔ بعض روایات میں ہے کہ ان (دشمنوں) کا ایک اونٹ ان کو مل گیا' اس پر سوار ہوئے اور دوسرے اونٹوں کو ساتھ لگایا' سب کو لے کر والد کے پاس پہنچ گئے' ان کے والد یہ خبر لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بعض روایات میں ہے کہ یہ سوال بھی کیا کہ یہ اونٹ' بکریاں جو میرا لڑکا ساتھ لے آیا ہے' یہ ہمارے لئے جائز وحلال ہیں یا نہیں؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

ومن یتق اللہ ...... الآیہ (سورۂ طلاق)

اور بعض روایات میں ہے کہ عوف بن مالک اشجعیؓ اور ان کی بیوی کو جب لڑکے کی مفارقت نے زیادہ بے چین کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا' اور اس میں کچھ و بعد نہیں کہ تقویٰ کا بھی حکم دیا ہو اور بکثرت لاحول ولاقوۃ پڑھنے کا بھی (یہ سب روایات روح المعانی میں ابن مردویہ سے من طریق الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس نقل کی گئی ہیں)۔

مسئلہ: اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کوئی مسلمان کفار کی قید میں' میں آجائے اور وہ ان کا کچھ مال لے کر واپس آجائے تو یہ مال بحکم مال غنیمت حلال ہے اور مال غنیمت کے عام قاعدہ کے مطابق اس کا پانچواں حصہ بیت المال کو دینا بھی اس کے ذمہ نہیں' جیسا کہ واقعہ حدیث میں اس مال سے خمس نہیں لیا گیا۔ حضرات فقہا نے فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان چھپ کر بغیر امان و اجازت لئے ہوئے دار الحرب میں چلا جائے اور وہاں سے کفار کا کچھ مال چھین کر یا کسی طرح لے آئے اور دار الاسلام میں پہنچ جائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے' لیکن جو شخص کفار سے امان اور اجازت لے کر ان کے ملک میں جائے' جیسا کہ آج کل ویزا لینے کا دستور ہے' تو اس کے لئے جائز نہیں کہ ان کا کوئی مال بغیر ان کی رضا مندی کے لے آئے' اسی طرح جو شخص قید ہو کر ان کے ملک میں چلا جائے' پھر کفار میں سے کوئی آدمی اس کے پاس کوئی امانت رکھ دے تو اس امانت کا لے آنا بھی حلال نہیں' پہلی صورت میں تو اس لئے کہ امان لے کر جانے سے ایک معاہدہ ان کے درمیان ہو گیا' اب بغیر ان کی رضامندی کے ان کے جان و مال میں کوئی تصرف کرنا عہد شکنی میں داخل ہے اور دوسری صورت میں بھی امانت رکھنے والے سے عملی معاہدہ ہوتا ہے کہ جب وہ مانگے گا' امانت اس کو دے دی جائے گی' اب امانت واپس نہ کرنا بدعہدی اور عہد شکنی ہے جو شرعاً حرام ہے۔ (مظہری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت سے پہلے بہت سے کفار اپنی امانتیں رکھ دیتے تھے' ہجرت کے وقت آپ کے قبضہ میں ایسی کچھ امانتیں تھیں' ان کو آپ اپنے ساتھ نہیں لائے بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اسی کام کے لئے اپنے پیچھے چھوڑا کہ وہ جس جس کی امانت ہے' اس کے سپرد کر دیں۔

حدیث مذکور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عوف بن مالکؓ کو مصیبت سے نجات اور حصول مقصد کے لئے یہ تلقین فرمائی کہ کثرت کے ساتھ "لاحول ولا قوۃ الا باللہ" پڑھا کریں۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا ہے کہ دینی اور دنیاوی ہر قسم کے مصائب اور مضرتوں سے بچنے اور منافع و مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے اس کلمہ کی کثرت بہت مجرب عمل ہے اور اس کثرت کی مقدار حضرت مجدد الف ثانیؒ نے یہ بتلائی ہے کہ روزانہ پانچ سو مرتبہ یہ کلمہ "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" پڑھا کرے اور سو سو مرتبہ درود شریف اس کے اول و آخر میں پڑھ کر اپنے مقصد کے لئے دعا کیا کرے۔ (مظہری) اور امام احمدؒ اور حاکمؒ' بیہقیؒ' ابو نعیمؒ وغیرہ نے حضرت ابوذرؓ سے روایت کیا ہے اور حاکم نے اس کی اسناد کو صحیح کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اس آیت: ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجاً...... الآیہ کی تلاوت بار بار فرماتے رہے' یہاں تک کہ مجھے نیند آنے لگی' پھر فرمایا کہ اے ابوذرؓ! اگر سب آدمی صرف اس آیت کو اختیار کر لیں تو سب کے لئے کافی ہے۔ (روح المعانی) کافی ہونے کی مراد ظاہر ہے کہ تمام دینی اور دنیوی مقاصد میں کامیابی کے لئے کافی ہے۔

ختم نبوۃ

مسلمانوں کے مسائل اور اُن کا مذہبی فریضہ

مولانا سید محمد واضح رشید

اس میں کوئی شک نہیں کہ مغربی سامراج' عیسائی مشن اور صیہونیت' ماسونیت اور صلیبی تنظیموں اور ان سے تعلق رکھنے والے اہل قلم نے اسلام کی شکل کو مسخ کرنے اور مسلمانوں کے بارے میں بدگمانیاں اور فرضی کہانیاں عام کرنے اور ان کی شاندار تاریخ کو بگاڑ کر پیش کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے' اور اسلام کی منصفانہ اور مصلحانہ تعلیمات کو مسخ شدہ شکل میں پیش کرکے مسلمانوں کے ذہنوں میں شکوک اور بے اعتقادی اور غیر مسلموں کے ذہنوں میں اسلام سے نفرت کے بیج بو دیئے ہیں اور مسلمانوں کے شیرازہ کو منتشر کرنے' ان میں خلفشار و انتشار پیدا کرنے' انہیں قوت اور اصلاح کے سرچشموں سے دور کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے' اپنے سامراجی عہد میں ملت کے مختلف حلقوں میں دشمنی پیدا کرنے اور مسلم ممالک میں باہمی نزاع پیدا کرنے کی زبردست کوششیں کی ہیں' مغربی ممالک اب بھی ایسی تنظیموں کو فروغ دینے میں مصروف ہیں اور ان کے دائرہ کار کو وسیع کررہے ہیں جو مسلمانوں کے متحد ہونے اور صحیح اسلام کی طرف واپس آنے کے عمل میں رکاوٹیں پیدا کررہی ہیں' لٹریچر اور میڈیا کے ذریعہ اسلام سے بے اعتقادی پیدا کرنے والے تصورات ونظریات کو عام کیا جارہا ہے' اس مسئلہ میں کسی ایسے شخص کو شک نہیں ہوسکتا جس نے گزشتہ صدی کی تاریخ اور سامراجی منصوبوں اور سازشوں اور اس کے زیر اثر قائم تعلیم وتربیت کے نظام اور میڈیا کے طرز عمل اور طریقہ کار کا مطالعہ کیا ہو۔

عہد ماضی میں مستشرقین نے اسلام سے نفرت پیدا کرنے کا سلسلہ شروع کیا اور تعصب اور نفرت کا لٹریچر تیار کیا' جو اسلام اور مسلمانوں سے بدگمان کرنے کا کام انجام دیتا ہے۔ قرآن' حدیث' سیرت اور تاریخ اسلام کی غلط تاویلات کرکے اسے اپنے تصورات اور تاویلات کو پھیلانے کا وسیلہ بنایا' موجودہ دور میں جب سے ان کا مسلمانوں سے براہ راست رابطہ قائم ہوا اور اسلامی معاشرے میں رہ کر اسلامی مفکرین سے تبادلۂ خیال کا موقع ملا' تو بہت سے مغربی اہل قلم کے طریقۂ فکر میں تبدیلی آئی اور غیر مسلم مفکرین کے قلم سے اسلام اور مسلمانوں کی نسبت غیر جانبدارانہ کتابیں شائع ہوئیں' بعض ناقدین ومفکرین نے اس بات کا اعتراف کیا کہ مغرب نے جو تاریخ پیش کی ہے' وہ غلط فہمی یا شرآمیزی پر مشتمل ہے' انہوں نے زور دیا کہ اسلام کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کرنا چاہئے' انہوں نے اعتراف کیا کہ مسلمان بھی دوسری قوموں کی طرح امن پسند ہیں اور تشدد کے واقعات کا ارتکاب جو عناصر کرتے ہیں' ان کے اسباب و دواعی سیاسی اور اقتصادی ہیں نہ کہ اسلامی تعلیمات' انہوں نے مسلمانوں سے مذاکرہ کرنے کی دعوت دی اور اس پر یورپ کے کئی ملکوں میں عمل بھی ہوا۔ شاہزادہ برطانیہ چارلس کے بعد برطانوی وزیر خارجہ رابن کک کا چند سال پہلے ایک بڑا منصفانہ اور ہمدردانہ بیان آیا تھا' اسی طرح جرمنی کے چانسلر جیرالا شروڈ نے اسلام کا اعتراف کیا اور اسلام کی تعلیم کی اجازت دی جبکہ سابق چانسلر کوہل اسلام کو مغربی تہذیب کے لئے خطرہ قرار دیتے تھے' اسی طرح اسلام کے بارے میں رویہ بدلنے کی دعوت مختلف مغربی مفکرین کی طرف سے دی جارہی ہے' جس سے اسلام کے بارے میں مغرب کے رویہ میں تبدیلی کے آثار نظر آتے ہیں' عیسائیوں کی ایک جماعت صلیبی جنگوں کے سلسلہ میں مسلمانوں سے معافی مانگنے پر آمادہ ہے' اس جماعت نے مختلف ملکوں کا دورہ کرکے مسلمانوں سے معافی مانگی ہے۔

سامراجیت نے اپنے طویل زمانہ میں مسائل پیدا کئے' اس میں شک نہیں لیکن اسلامی

ختم نبوۃ

حکمت کا تقاضا یہ تھا کہ وہ ان مسائل کو فراست ایمانی و دانائی سے حل کرتی اور اس جال میں پھنسنے سے مسلمانوں کو بچاتی' لیکن اس کے برعکس ان مسائل کے حل کے لئے کوئی بڑا اقدام نہیں کیا گیا' سامراج نے جہالت و ناخواندگی اور فقر و فاقہ جیسے مسائل پیدا کئے' اس کے لئے تعلیم کے فروغ کے لئے کوشش کی جانی چاہئے تھی' معاشی و اقتصادی معیار کو بلند کرنے کے لئے جدوجہد کی ضرورت تھی' جیسی کوشش دوسرے ملکوں میں کی گئیں' جو سامراج کے شکار ہوئے اور جنگ کی تباہی سے دوچار ہوئے' ان کی کوششیں بار آور ہوئیں' نتیجتاً یہ ممالک ترقی یافتہ ممالک کی صف میں آ گئے۔

سامراج نے اسلامی ممالک میں ایسے اختلافات اور کشمکش پیدا کی جن کو اسلامی تعلیم اور اخلاق کی روشنی میں حل کرنا چاہئے تھا اور اسلام کے سکھائے ہوئے اصولوں پر عمل کر کے حلم و بردباری کا معاملہ کرنا چاہئے تھا' لیکن عالم اسلام میں پڑوسی ملکوں کے مابین جھڑپیں ہوتی رہتی ہیں' اور ایک اسلامی ملک دوسرے اسلامی ملک کے معاملات میں دخل اندازی کرتا ہے' یہ آپسی نزاع ان ملکوں کو کمزور کر رہا ہے۔ اس طرح کے نزاع مغربی ملکوں کو دخل اندازی کرنے کا موقع فراہم کر رہے ہیں اور اس کا بوجھ خود اسلامی ملکوں کو برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔

سرزمین یورپ نے ایسے ایسے مکاتب فکر و فلسفہ اور تخریبی تحریکوں کو جنم دیا جو اسلامی تہذیب و ثقافت کو متاثر ہے ہیں اور اسلام کے اثر کو کمزور کر رہے ہیں۔ یہ تنظیمیں عالم اسلام میں سرگرم عمل ہیں اور یورپی ممالک کی نگرانی و کفالت میں آزادی کے ساتھ اپنے افکار و خیالات پھیلا رہی ہیں' اسلامی ممالک ان کے مقابلہ کے لئے عملی اور ذہنی طور پر تیار نہیں بلکہ اگر ان کا مقابلہ کرنے کا کوئی ارادہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ معاندانہ رویہ اپنایا جاتا ہے۔

عالم اسلام میں بہت سی غیر سرکاری اسلامی دعوت کی تحریکیں اور اقتصادی و اجتماعی تنظیمیں کام کر رہی ہیں' لیکن سب ایک دوسرے سے الگ اور باہم متعارض ہیں' کئی کئی تنظیمیں ایک ہی میدان میں کام کر رہی ہیں جس کی وجہ سے باہم تعارض و نزاع اور ان کے لیڈروں میں تصادم واقع ہوتا ہے' بعض ملی تنظیمیں دوسری ملی تنظیموں کی مساعی اور کوششوں کو رائیگاں کر رہی ہیں اور بعض اوقات ایک دوسرے سے برسرپیکار ہو جاتی ہیں' اس طرح کوششیں ضائع ہو رہی ہیں بالفاظ دیگر ایک ہی وقت میں تعمیری و تخریبی دونوں کام ہو رہے ہیں' جبکہ ہم دوسری قوموں کے اداروں اور تنظیموں کو دیکھتے ہیں کہ وہ اسلام دشمنی میں متحد ہیں' حالانکہ مسلمانوں کی شان امتیازی تعاون' تسامح اور اخلاص پر ہونی چاہئے۔

"وامرھم شوریٰ بینھم
وتعاونوا علی البر والتقویٰ ولا
تعاونوا علی الاثم والعدوان."

یہ عدم تعاون دینی اور تعلیمی اداروں میں بھی پایا جاتا ہے تو اقتصادی اور سیاسی اداروں کا کیا پوچھنا! مسلمانوں کے باہمی اختلافات' ملی مسائل میں یکجہتی کی کمی اور دشمن کے فریب سے عدم واقفیت مسلمانوں کے لئے خارجی خطرات کے مقابلہ کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔

☆☆..........☆☆

درد سے معمور
ہوتی جا رہی ہے کائنات

جگر مراد آبادیؒ

عشق لامحدود جب تک رہنما ہوتا نہیں
زندگی سے زندگی کا حق ادا ہوتا نہیں
بیکراں ہوتا نہیں' بے انتہا ہوتا نہیں
قطرہ جب تک بڑھ کے قلزم آشنا ہوتا نہیں
اس سے بڑھ کر دوست کوئی دوسرا ہوتا نہیں
سب جدا ہو جائیں لیکن غم جدا ہوتا نہیں
زندگی اک حادثہ ہے اور کیسا حادثہ
موت سے بھی ختم جس کا سلسلہ ہوتا نہیں
کون یہ ناصح کو سمجھائے بطرز دلنشیں
عشق صادق ہو تو غم بھی بے مزا ہوتا نہیں
درد سے معمور ہوتی جا رہی ہے کائنات
اک دل انساں مگر درد آشنا ہوتا نہیں
میری عرض غم پہ وہ کہنا کسی کا ہائے ہائے
شکوۂ غم' شیوۂ اہل وفا ہوتا نہیں
اس مقام قرب تک اب عشق پہنچا ہے جہاں
دیدہ و دل کا بھی اکثر واسطہ ہوتا نہیں
ہر قدم کے ساتھ منزل' لیکن اس کا کیا علاج
عشق ہی کمبخت منزل آشنا ہوتا نہیں
اللہ اللہ یہ کمال ارتباط حسن و عشق
فاصلے ہوں لاکھوں دل سے دل جدا ہوتا نہیں
کیا قیامت ہے کہ اس دور ترقی میں جگر
آدمی سے آدمی کا حق ادا ہوتا نہیں

ختم نبوۃ

لباس اور وضع قطع میں

اسلامی طرز اختیار کیجئے

حضرت مولانا ابرار الحق ہردوئی

ایک خاص بات کی طرف آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں' وہ یہ ہے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کا اقرار کیا ہے' جس کا حاصل یہ ہے کہ اس سے بڑا کوئی نہیں' وہ ہمارا آقا ہے' حاکم ہے اور تمام حاکموں کا حاکم ہے بلکہ بادشاہوں کا بادشاہ اور مالک ہے' جب اللہ تعالیٰ ہمارے آقا' حاکم و مالک ہیں تو ہم اس کے غلام ومحکوم ومملوک ہیں' سو ہر محکمہ کی وردی' وضع ولباس مقرر ہوتا ہے' جس سے دوسروں سے نمایاں فرق ہو جاتا ہے' دیکھئے سپاہی اور ڈاکخانہ کے ملازم کو ہر شخص دور سے دیکھ کر پہچان لیتا ہے' ڈاکیہ کو آتے دیکھ کر ہر شخص اس کی طرف جلد متوجہ ہوتا ہے' یہ سمجھتے ہوئے کہ اگر روپیہ نہیں دے گا تو خط کے ملنے کی امید تو ہے' اور سپاہی کو دیکھ کر ہر شخص خائف ہوتا ہے کہ خدا خیر کرے اور یہ چاہتا ہے کہ وہ میری طرف متوجہ نہ ہو' یہ سب وضع ولباس کا اثر ہے۔ اگر کوئی ملازم اپنے عملہ کا لباس نہ اختیار کرے اور کام انجام نہ دے تو مجرم قرار دے کر معطل کر دیا جاتا ہے' اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے مطیع و فرمانبردار بندوں یعنی مسلمانوں کے لئے ایک وضع ولباس مقرر کیا ہے' اس کے اختیار کرنے سے دوسروں پر رعب وہیبت پڑتی ہے اس وضع ولباس کے خلاف کرنے سے مسلمان اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض وناپسندیدہ ہو جاتا ہے' بلکہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ سے گر جاتا ہے' جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کا رعب وداب ختم ہو جاتا ہے اور دوسرے اس کو حقیر وذلیل سمجھنے لگتے ہیں' جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے' لہٰذا شرعی وضع ولباس کی پابندی صرف ہماری ہی ذمہ داری نہیں بلکہ اپنے گھر والوں کو بھی اس کا پابند کرنا ضروری ہے' شرعی وضع ولباس کے متعلق چند ضروری باتیں اپنے گھروں کے لوگوں کو بتلا دیں تاکہ وہ بچوں کو شروع ہی سے اسلامی وضع ولباس کا پابند بنا دیں:

۱:...... ٹخنہ ڈھانکنا مردوں کے لئے منع ہے' لہٰذا پائجامہ ولنگی میں اس کا خیال رکھیں۔

۲:...... گھٹنے کو کھولنا بھی منع ہے' لہٰذا اس سے اونچا کپڑا نہ استعمال کریں۔

۳:...... کوئی ایسا لباس وضع نہ ہو جو کفار یا فساق کے ساتھ خاص ہو' یعنی اس کے استعمال کرنے سے لوگ یہ سمجھیں کہ فلاں گروہ کا لباس یا وضع بنائی ہے' جیسے انگریزی بال رکھنا' ہیٹ لگانا' کوٹ پتلون پہننا' کرسی پر کھانا کھانا' داڑھی کترانا جبکہ ایک مشت سے کم ہو' یا داڑھی بالکل نہ رکھنا' یہ سب باتیں ایسی ہیں جس سے ہر مسلمان کے لئے بچنا ضروری ہے' جس طرح ایک سپاہی کی بھلائی وترقی کے لئے ضروری ہے کہ اپنی غلطی کی معافی چاہے اور اپنی وردی کی پابندی کرے' اسی طرح ہر مسلمان کی فلاح وکامیابی کے لئے ضروری ہے کہ غلطی سے توبہ کر کے اپنی وضع و لباس کو درست کرے اور آئندہ کے لئے اسلامی وضع کو اختیار کرے اور یہ سوچے کہ اپنی مسلمان بہن کا دوپٹہ اوڑھنا تم کو کس قدر گراں ہوتا ہے' سو اپنی مسلمان بہن کی مشابہت سے اس قدر نفرت اور بددین اور باغی لوگوں کے وضع ولباس سے ذرا سی گرانی نہ ہو' یہ کیا بات ہے؟ اگر ہماری حالت ایسی ہو تو سمجھنا چاہئے کہ دل میں صحیح حس نہیں رہی اور دل بیمار ہو گیا ہے' جیسے غلاظت کی بدبو محسوس نہ ہو تو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا دماغ بیمار ہے' اس کے لئے علاج کی ضرورت ہے' وہ یہ ہے کہ کسی دیندار اللہ والے کے پاس جا کر بیٹھیں' اس کی باتیں سنیں' جماعت سے نماز پڑھیں' مسجد میں کتاب سنائی جاتی ہو تو اس کو سنیں اس سے ہمارے دل کے اندر نورانیت پیدا ہوگی اور بُری باتوں سے نفرت ہونے لگے گی۔

☆☆............☆☆

کلمۂ حق

شیخ عزالدین کی شخصیت شام میں سب سے بڑی دینی شخصیت تھی' جن کا سلاطین وقت تک احترام کرتے تھے' وہ بڑے باوقار' بارعب اور خوددار تھے' انہوں نے کبھی کسی بادشاہ کے یہاں حاضری دینا' درباروداری کرنا گوارا نہیں کیا' جب بادشاہ نے خود تشریف آوری کی درخواست کی تو آپ تشریف لے گئے اور اس کو صحیح مشورہ دیا اور اس کی اور اسلام و مسلمانوں کی خیر خواہی میں کمی نہیں کی۔

سلطان الملک الاشرف نے مرض الموت میں اپنے سب سے بڑے عہدیدار کو شیخ کی خدمت میں بھیجا اور کہلایا کہ آپ کا محب موسیٰ بن عبدالملک العادل ابوبکر سلام عرض کرتا ہے اور عیادت اور دعا کی درخواست کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ آپ اس کو کوئی ایسی نصیحت فرمائیں جو کل خدا کے سامنے اس کے کچھ کام آئے۔ شیخ نے سن کر کہا کہ یہ عیادت افضل عبادت ہے' اس لئے اس کا نفع انشاء اللہ متعدی ہے' چنانچہ آپ تشریف لے گئے' سلطان ان کی تشریف آوری سے بے حد مسرور ہوا' ان کے ہاتھوں کو بوسا دیا' اس سے پہلے سلطان کو کچھ غلط فہمی ہوگئی تھی اور سلطان عرصے تک ان سے ناراض رہا تھا' سلطان نے اس کی معافی چاہی اور کہا کہ آپ مجھے معاف فرمائیں اور مجھے کچھ نصیحت فرمائیں۔

شیخ نے فرمایا کہ جہاں تک معاف کرنے اور بازپرس کرنے کا تعلق ہے؟ میں روزانہ سونے سے پہلے اللہ کے بندوں کو اپنی طرف سے معاف کردیتا ہوں اور اس وقت سوتا ہوں جب کسی کے ذمہ میرا کوئی حق یا مطالبہ یا شکایت باقی نہیں رہتی اور میرا اجر مخلوق کے بجائے اللہ کے ذمہ ہوتا ہے' باقی رہی دعا؟ تو میں سلطان کے لئے اکثر دعا کیا کرتا ہوں'

مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

اس لئے کہ اس کی اصلاح میں اسلام اور مسلمانوں کی خیر و فلاح ہے' اللہ تعالیٰ ان امرا کو بصیرت عطا فرمائے جس سے وہ خدا کے سامنے سرخ رو ہوں' رہی نصیحت؟ تو اب وہ سلطان کی آمادگی اور تقاضے کی وجہ سے فرض و واجب ہوگئی' مجھے یہ کہنا ہے کہ آپ کی فتوحات اور دشمنوں پر غلبے کی دھوم ہے' اس وقت حالت یہ ہورہی ہے کہ تاتاری اسلامی ممالک میں گھستے چلے جارہے ہیں' ان کو اس بات سے شہ ملی ہے کہ آپ کو اس وقت اللہ تعالیٰ کے دشمنوں اور مسلمانوں کے حریفوں سے جنگ کرنے کی فرصت نہیں' اس وقت آپ کا رخ الملک الکامل سے جنگ کرنے کی طرف ہے اور ان کے مقابلے کے لئے بھائی اور قریبی رشتہ دار ہیں' میں صرف یہ عرض کروں گا کہ آپ اپنا رخ اپنے بھائی کی طرف سے ہٹا کر دشمنان اسلام کی طرف پھیر لیں اور اس آخر وقت میں اپنا رشتہ نہ توڑیں' آپ اللہ کے دین کی مدد اور اس کی سربلندی کی نیت کریں' اگر اللہ تعالیٰ سلطان کو صحت عطا فرماتا ہے تو ہم اللہ سے کفار پر آپ کے غلبے کی امید رکھتے ہیں اور آپ کے نامہ اعمال میں یہ سعادت لکھی جاتی ہے' اور اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کچھ اور ہے تو سلطان اپنی نیت کی برکت کے ساتھ دنیا سے جاتے ہیں۔

سلطان نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو اس بروقت تنبیہ اور مخلصانہ مشورے پر جزائے خیر عطا فرمائے' اسی وقت حکم دیا جائے اور فوج اس مقام سے کوچ کرکے مقام قیصرہ میں پڑاؤ ڈالے' چنانچہ دن کے دن اس کی تکمیل ہوئی اور لوگوں کو معلوم ہوگیا کہ بادشاہ کا ارادہ اب تاتاریوں سے مقابلہ کرنے کا ہے۔

الملک الاشرف نے مزید نصیحت کی فرمائش کی تو شیخ نے فرمایا کہ بادشاہ تو اس حال میں ہے اور

نائبین سلطنت اور اہل کاران حکومت رنگ رلیاں منارہے ہیں' شراب کے دور چل رہے ہیں' گناہوں کا ارتکاب ہورہا ہے' نئے نئے محاصل اور ٹیکس مسلمانوں پرلگائے جارہے ہیں' آپ کے لئے خدا کے حضور میں سب سے افضل عمل پیش کرنے کا یہ ہوسکتا ہے کہ آپ ان سب گندگیوں کو دور کریں' یہ نت نئے ٹیکس بند کریں اور تمام ظالمانہ کارروائیاں روک دیں اور اہل معاملہ کی دادرسی کریں' الملک نے اسی وقت ان سب چیزوں کی ممانعت کے احکام جاری کئے' اسی کے ساتھ ایک ہزار دینار مصری نذر کئے' شیخ نے قبول کرنے سے معذرت کی اور فرمایا کہ میری یہ ملاقات خالصتاً اللہ کے لئے تھی' میں اس میں دنیا کی کوئی آمیزش نہیں کرنا چاہتا۔

الملک الاشرف کے جانشین صالح اسماعیل (ابوالجیش) الملک الصالح نجم الدین نے ایوب بادشاہ مصر کے مقابلے میں (جس کا شام پر حملے کا خطرہ تھا) فرنگیوں سے مدد چاہی اور حق الخدمت کے طور پر شہر صدی اور ثقیف اور چند قلعوں کا پروانہ لکھ دیا' اس دوستانہ تعلق کی بنا پر فرنگی اتنے بےتکلف ہوگئے کہ دمشق میں آکر ہتھیار خریدتے تھے۔ شیخ کو اس بات سے بڑا صدمہ ہوا کہ فرنگی مسلمانوں کے شہر میں آکر ان سے ہتھیار خرید کر مسلمانوں کی گردنوں پر چلائیں' تاجران اسلحہ نے شیخ سے فتویٰ پوچھا' شیخ نے صاف کہا کہ فرنگیوں کے ہاتھ ہتھیار فروخت کرنا حرام ہے' اس لئے کہ تم کو خوب معلوم ہے کہ یہ تمہارے مسلمان بھائیوں کے خلاف کام آئیں گے' شیخ کی طبیعت پر بادشاہ کی اس بے حمیتی اور اسلام کی اس ذلت و بے بسی کا بڑا اثر تھا' انہوں نے بادشاہ کے لئے خطبے میں دعا ترک کردی' اس کے بجائے وہ منبر پر دونوں خطبوں سے فارغ ہوکر بڑے جوش کے ساتھ دعا کرتے تھے کہ الٰہی اسلام اور حامیان اسلام کی مدد اور نصرت فرما اور ملحدین و دشمنان دین کو ذلت و نکبت نصیب فرما' اور تمام مسلمان بڑی رقت و اثر کے ساتھ آمین کہتے تھے' سرکاری آدمیوں نے بڑھا چڑھا کر سلطان کو اس واقعے کی اطلاع دی' شیخ کی گرفتاری کا فرمان صادر ہوا' شیخ ایک عرصے تک محبوس رہے۔

اسی اثنا میں سلطان صالح اسماعیل' الملک المنصور والی حمص اور سلاطین فرنگ اپنی افواج و عساکر کے ساتھ مصر کے ارادے سے بیت المقدس آئے۔ اسماعیل کے دل میں شیخ عزالدین کی ناراضگی برابر کھٹکتی رہتی تھی اور اس کو اس کی فکر تھی' اس نے عمائد و خواص میں سے ایک شخص کو اپنا رومال دیا اور کہا کہ یہ رومال شیخ کی خدمت میں پیش کرنا اور انتہائی خوشامد و استمالت کے ساتھ ان سے کہنا کہ سابقہ خدمات و مناصب پر آپ پورے اعزاز کے ساتھ واپس آسکتے ہیں۔ اگر وہ منظور فرمالیں تو میرے پاس لے آنا' اگر منظور نہ کریں تو میرے خیمے کے پہلو میں دوسرے خیمے میں ان کو محبوس کردینا۔

امیر نے شیخ سے بڑی خوشامدانہ باتیں کیں اور ان کی تعظیم و تکریم اور ان کی دلجوئی میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا اور آخر میں کہا کہ آپ ذرا بادشاہ سے نیازمندانہ مل لیں اور اس کی دست بوسی کرلیں تو یہ قصہ رفع دفع ہوجائے گا اور آپ اضافہ و ترقی کے ساتھ اپنے سابقہ عہدے پر واپس آجائیں گے' شیخ نے اس کا جو جواب دیا وہ تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا' انہوں نے فرمایا: اے نادان! میں تو اس کا بھی روادار نہیں کہ بادشاہ میرے ہاتھ کو بوسہ دے چہ جائیکہ میں اس کی دست بوسی کروں؟ لوگو! تم کسی اور عالم میں ہو' میں کسی اور عالم میں' خدا کا شکر ہے کہ میں اس سے آزاد ہوں جس میں تم گرفتار ہو۔

یہ جواب سن کر امیر نے کہا کہ پھر مجھے حکم ہے کہ میں آپ کو گرفتار کرلوں' شیخ نے کہا: شوق سے' جو کچھ تم سے ہوسکے' اس سے دریغ نہ کرو' امیر نے ان کو بادشاہ کے خیمے کے پہلو میں دوسرے خیمے میں رکھا' شیخ اپنے خیمے میں قرآن مجید پڑھتے رہتے تھے اور بادشاہ اپنے خیمے کے اندر سنتا رہتا تھا' ایک روز بادشاہ نے فرنگی بادشاہوں سے کہا کہ تم شیخ کو قرآن مجید پڑھتا ہوا سنتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں! بادشاہ نے کہا کہ جانتے ہو؟ یہ مسلمانوں کا سب سے بڑا پادری ہے' میں نے اس کو اس لئے قید کیا ہے کہ وہ تم کو مسلمانوں کے قلعے سپرد کرنے کے خلاف تھا اور اس پر معترض تھا' میں نے اس کو دمشق کی خطابت اور دوسرے مناصب سے معزول کیا اور اس کو دمشق سے شہر بدر کردیا' اب میں نے تمہاری خاطر پھر اس کو قید کردیا ہے' عیسائی بادشاہوں نے کہا کہ اگر یہ ہمارا پادری ہوتا تو ہم اس کے پاؤں دھوکر پیتے۔

اسی عرصے میں مصری افواج آئیں' صالح اسماعیل کو شکست ہوئی' فرنگی افواج قتل و غارت ہوئیں اور شیخ صحیح سلامت مصر روانہ ہوگئے۔

شیخ کی زندگی کا سب زیادہ حیرت انگیز اور اہم واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے ان امرأ سلطنت کو نیلام کیا جو ان کے نزدیک مسلمانوں کے بیت المال کی ملکیت تھے اور شرعی طریقے پر آزاد نہیں کئے گئے تھے' یہ امرأ سلطنت نسلاً ترک تھے اور سلطنت مصر پر

بڑے حاوی تھے‘ ان میں سے ایک نائب السلطنت تھا‘ شیخ نے فتویٰ دیا کہ جب تک یہ امراُ شرعی طریقے پر آزاد نہ ہوں‘ ان کے معاملات شرعاً صحیح نہیں ہیں اور وہ بھی عام غلاموں کے حکم میں ہیں۔

ان کے فتویٰ کا اثر یہ ہوا کہ لوگوں نے ان کے ساتھ معاملہ کرنے میں احتیاط شروع کردی اور وہ بڑی دقت میں پڑ گئے۔ یہ دیکھ کر ان امراُ کے حلقے میں بڑی برہمی اور تشویش پیدا ہوئی۔ انہوں نے ایک دن جمع ہوکر شیخ کو طلب کیا اور کہا کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟ شیخ نے فرمایا کہ ہم ایک مجلس طلب کریں گے اور بیت المال کی طرف سے آپ کا نیلام کریں گے اور شرعی طریقے پر آپ کو آزادی کا پروانہ دیا جائے گا‘ انہوں نے سلطان سے عرض کیا کہ شیخ ہم کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں اور سر بازار نیلام کرنا چاہتے ہیں‘ بادشاہ نے شیخ کو راضی کرنا چاہا‘ مگر انہوں نے اپنی رائے سے رجوع نہیں کیا‘ اس گفت وشنید میں بادشاہ کی زبان سے کوئی ایسا کلمہ نکل گیا جو شیخ کے خلاف شان تھا‘ بادشاہ نے اس کا بھی اظہار کیا کہ شیخ کو اس معاملے سے کیا تعلق؟ اور وہ امراُ کے قصے میں کیوں پڑتے ہیں؟ شیخ یہ سن کر ناراض ہوئے اور انہوں نے مصرؔ سے چلے جانے کا عزم کرلیا‘ اپنا سامان جانور پر باندھا اور گھر والوں کو سوار کیا اور روانہ ہوگئے‘ ان کی روانگی کی خبر سن کر قاہرہ میں کھلبلی مچ گئی‘ شہر کی مسلمان آبادی کا بڑا حصہ ان کے پیچھے ہولیا‘ علماً‘ صلحاً‘ تجار سب ان کے پیچھے پیچھے روانہ ہوئے‘ سلطان کو اطلاع ہوئی اور کسی نے اس سے کہا کہ شیخ عزالدین چلے گئے تو تمہاری سلطنت جاتی رہے گی‘ سلطان خود سوار ہوکر ان کے پاس پہنچا اور ان کو منا کر شہر واپس لایا اور طے ہوا کہ امرائے سلطنت کا وہ خود نیلام کریں۔ یہ سن کر امرائے سلطنت نے بڑے خوشامدانہ لہجے میں ان کو اس ارادے سے باز رکھنا چاہا‘ لیکن وہ اپنی رائے پر قائم رہے‘ نائب السلطنت کو غصہ آگیا‘ اس نے کہا کہ شیخ کیسے ہمارا نیلام کرے گا؟ ہم ملک کے حاکم ہیں‘ خدا کی قسم! میں اس تلوار سے اس کی گردن اڑادوں گا‘ چنانچہ وہ اپنے عملے کے ساتھ سوار ہوکر شیخ کے دروازے پر پہنچا‘ ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی‘ دروازہ کھٹکھٹایا‘ شیخ کے صاحبزادے باہر نکلے تو یہ حال دیکھا کہ نائب السلطنت شمشیر برہنہ لئے دروازے پر کھڑا ہے‘ انہوں نے اندر جاکر شیخ سے یہ حال کہا‘ شیخ نے بے پروائی سے جواب دیا کہ بیٹا! تمہارے والد کا یہ رتبہ کہاں کہ اللہ کے راستے میں شہید ہو‘ یہ کہہ کر وہ باہر نکلے‘ ان کا نکلنا تھا کہ تلوار نائب السلطنت کے ہاتھ سے چھوٹ گئی اور اس کے جسم پر رعشہ طاری ہوگیا‘ اس نے رو کر شیخ سے دعا کی درخواست کی اور کہا کہ میرے آقا! آپ کیا کرنا چاہتے ہیں‘ شیخ نے فرمایا: میں تمہارا نیلام کروں گا اور تمہیں فروخت کروں گا‘ اس نے کہا کہ آپ ہماری قیمت کس مد میں صرف کریں گے؟ فرمایا: مسلمانوں کے کاموں میں‘ اس نے عرض کیا کہ قیمت کون وصول کرے گا؟ فرمایا: میں خود‘ اس نے کہا: بہت اچھا۔ چنانچہ شیخ نے ایک ایک کرکے سب امراُ کو نیلام کیا‘ سب پر بولی لگی‘ شیخ نے (ان کے اعزاز کے طور پر) ان کے دام بہت لگائے اور بہت بڑی بولی پر ان کو فروخت کیا اور قیمت وصول کرکے خیر کے کاموں میں صرف کی اور وہ آزاد ہوکر اپنے اپنے گھر گئے۔

☆☆............☆☆

سکھر کا سترہ سالہ قادیانی نوجوان مسلمان ہوگیا

مرزا غلام احمد قادیانی کو دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں: نعمت اللہ کی گفتگو

سکھر (نمائندہ خصوصی) سکھر میں سترہ سالہ قادیانی نوجوان نعمت اللہ ولد احمد بخش نے قادیانیت سے تائب ہوکر مرکزی جامع مسجد بندر روڈ کے خطیب شیخ التفسیر مولانا قاری خلیل احمد کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔ اس موقع پر نعمت اللہ نے کہا کہ میں‘ مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے دعوؤں کی وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج‘ ملعون اور کذاب سمجھتا ہوں۔

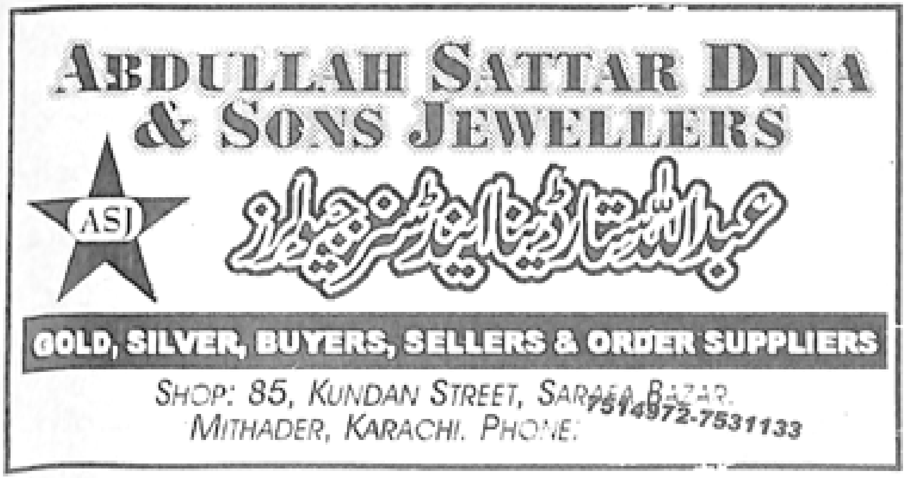

ختم نبوۃ

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید

حسین احمد مدنیؒ

کی عالی ظرفی

مولانا محمد خلیل مدرس دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ الہندؒ کے یہاں روزانہ بعد عصر مجلس ہوا کرتی تھی' جس میں اساتذہ کرام اور طلبہ سب ہی شامل ہوتے تھے' اسی مجلس میں ایک روز حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے حضرت شیخ الہند علیہ الرحمۃ سے عرض کیا کہ حضرت! مولانا حسین احمد مدنی صاحب کو حجاز سے آپ یہیں بلالیں تو بہتر ہے' وہ دارالعلوم کے اہل ہیں اور دارالعلوم کو ان کی ضرورت ہے' وہاں (مدینہ منورہ میں) ان کی جگہ پر کسی دوسرے کو متعین فرمادیں۔ حضرت شیخ الہندؒ نے معمولی سکوت کے بعد فرمایا کہ محمد انور! تم جانتے ہو حسین احمد وہاں بہت اہم امور سرانجام دے رہے ہیں' حجاز کے مشہور شافعی مالکی اور حنبلی علماء آتے ہیں اور شریک درس ہوتے ہیں' جن کا مقصد صرف امام اعظم ابوحنیفہؒ اور ان کے مسلک پر اعتراض کرنا ہوتا ہے' حسین احمد تنہا ان سب کا جواب دیتے ہیں اور کسی کے بس کی بات نہیں جو اتنا بڑا کام انجام دے سکے انہیں وہیں رہنے دو۔

درس کے وقت طلبہ سوالات پرچوں پر لکھ کر پیش کردیا کرتے تھے۔ حضرت مدنیؒ درس سے فراغت کے بعد ان کو پڑھ کر سناتے اور ان کا جواب دیتے تھے' ان میں بعض پرچیاں خود حضرت کے ذاتی معاملات سے متعلق بھی ہوتی تھیں جن میں کوئی تلخ بات بھی ہوتی تھی' مگر حضرت مدنیؒ اس کا جواب بھی خندہ پیشانی کے ساتھ دیتے تھے۔

ایک مثال ملاحظہ ہو: ایک پرچی یہ تھی کہ حضرت آپ ٹخنے سے نیچے پاجامہ کیوں پہنتے ہیں؟ یہ تو ازروئے حدیث حرام اور ممنوع ہے۔ حضرت مدنیؒ نے پرچی سنائی' پھر فوراً کھڑے ہوگئے اور پائنچوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: حضور! کون کہتا ہے کہ ٹخنوں سے نیچے پاجامہ پہنتا ہوں' دیکھئے میرا پاجامہ کہاں ٹخنوں سے نیچے ہے' ہوسکتا ہے کہ کبھی غیر شعوری طور پر اور غیر ارادی طور پر نیچے جاتا ہو' پھر بھی میں کافی احتیاط اور خیال رکھتا ہوں' بھلا میں اس کی جرأت بھی کیسے کرسکتا ہوں جبکہ حدیث میں اس کی صریح ممانعت آئی ہے۔

حضرت مدنیؒ کو جمعیت کے کسی پروگرام کے سلسلے ایک مرتبہ رنگون (برما حال میانمار) جانا ہوا۔ جہاں سے مراجعت بحری جہاز سے براستہ کلکتہ ہوئی' میزبان نے حضرت کے آرام کی خاطر اپنے ایک خادم خاص کو بھی ساتھ کردیا' حضرت کا ٹکٹ اول درجہ کا تھا اور خادم کا تیسرے درجہ کا' مگر چونکہ حضرت کی سیٹ جس کمرہ میں تھی اس میں کوئی دوسرا مسافر نہیں تھا' اس لئے حضرت کی خواہش یہ تھی کہ خادم بھی اسی میں ساتھ رہے' لیکن جہاز کا ملازم جب آتا تو خادم کے وہاں رہنے پر معترض ہوتا۔ چنانچہ حضرت نے یہ کہ خود ہی تیسرے درجہ کے کمرے میں خادم کے ساتھ زیادہ وقت گزارنے لگے' سفر ختم ہوا اور جہاز چوتھے دن ساحل پر آگیا' جہاز کے ملازم نے اگرچہ راستہ میں حضرت کو تکلیف پہنچائی تھی مگر اپنے دستور کے مطابق حضرت کی خدمت میں بھی انعام اور بخشش کیلئے حاضر ہوا' خادم نے عرض کیا: حضرت! اس نے راستہ میں ہم لوگوں کو تکلیف پہنچائی ہے' اس لئے کچھ انعام نہ دیں' لیکن حضرت نے فرمایا کہ نہیں! اس کا حق دیا جائے گا' یہ اس وقت کی بات ہے جب بڑے سے بڑا انگریز زیادہ سے زیادہ ایک روپیہ دیا کرتا تھا اور چنانچہ حضرت شیخ مدنیؒ نے گن کر چار روپے اس کو دینے کے لئے ہاتھ بڑھایا' مگر ملازم نے یہ سوچ کر کہ شاید ہم نے راستہ میں ان کے ساتھ بدسلوکی کی ہے اس لئے اسے مذاق سمجھ کر اس نے روپے لینے کے لئے ہاتھ نہیں بڑھایا حضرتؒ نے اس کی پریشانی اور شرم محسوس کرتے ہوئے فرمایا کہ لو' یہ تمہارے لئے ہیں۔ چنانچہ اس نے ہاتھ بڑھایا اور حضرتؒ نے اسے روپے دے دیئے۔

اس کے بعد خادم نے حضرت سے عرض کیا کہ اس نے تو راستہ میں ہمیں تکلیف پہنچائی' ہمیں آپ کی خدمت میں رہنے کا موقع نہ دیا اور آپ نے اکٹھے چار روپے اسے دے دیئے جبکہ بڑے سے بڑا انگریز بھی ایک روپے سے زیادہ نہیں دیتا' تو حضرتؒ نے فرمایا کہ بھائی! بات دراصل یہ ہے یہ بے چارہ سمجھتا تھا کہ انعام و بخشش ہمیں صاحب بہادروں اور انگریزوں سے ملتی ہے' ہماری جیسی مولویانہ صورتوں سے شاید اسے انعام کی توقع نہ تھی' اس لئے اس نے ہم لوگوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا' ہمارا سفر تو بہرحال ختم ہوگیا' لیکن میں نے یہ روپے اس لئے دیئے ہیں کہ اسے معلوم ہوجائے کہ ہم جیسے لوگ انگریزوں سے زیادہ دے سکتے ہیں' اب ہمیں امید ہے کہ ہماری جیسی صورت والے اللہ کے کسی بندہ کو انشاء اللہ یہ نہیں ستائے گا' بلکہ اس کو آرام پہنچانے کی کوشش کرے گا۔

عزم و عمل کی ضرورت

مولانا شمس الحق ندوی

اس وقت پورا عالم انسانیت' مشرق سے لے کر مغرب تک' شمال سے لے کر جنوب تک فساد و بگاڑ کے جس دور سے گزر رہا ہے وہ نہایت بھیانک اور خوفناک ہے' کہنے کو تو انسان نے بڑی ترقی کی ہے اور نت نئی ترقیات ہوتی جارہی ہیں' لیکن ان ترقیات نے جہاں انسانوں کو سہولتیں اور آسانیاں دی ہیں' وہیں ان کی ایجاد نے انسانی اقدار' اخلاق و کردار' پیار و محبت' باہمی میل ملاپ اور احترام انسانیت کو خاک میں ملا دیا ہے' بات یہیں پر ختم نہیں ہوتی بلکہ اب تو انسانی جانوں کے بھی لالے پڑ گئے ہیں' لوٹ مار اور قتل و خونریزی کے واقعات روزمرہ کا معمول بن گئے ہیں' طبقاتی کشمکش اور رنگ و نسل کی بنیاد پر جو خون خرابہ ہورہا ہے اس کا تو کوئی اندازہ ہی نہیں لگایا جاسکتا۔ اس وقت بالکل وہ صورت حال ہے جس کی تصویر کشی قرآن کریم کے ان الفاظ کے ذریعہ کی جاسکتی ہے:

''خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب فساد پھیل گیا ہے۔''

(سورۂ روم:۴۱)

اس فساد و بگاڑ اور گھٹا ٹوپ اندھیرے کا ذکر قرآن کریم میں دوسری جگہ اس طرح کیا گیا ہے:

''غرض اندھیرے ہی اندھیرے ہوں ایک پر ایک (چھایا ہوا) جب اپنا ہاتھ نکالے تو کچھ نہ دیکھ سکے' اور جس کو خدا روشنی نہ دے اس کو (کہیں بھی) روشنی نہیں مل سکتی)۔''

(سورۂ نور:۴۰)

جب جدید ترقیات نہیں تھیں تو جرائم رات کے اندھیرے میں ہوا کرتے تھے' لیکن کم! اور اب جب انسان نے بہت ترقی حاصل کر لی ہے تو دن کے اجالے اور بجلی کی روشنی میں اندھیر مچا ہوا ہے۔ کہنے والے نے بہت پہلے کہا تھا:

لکھے گا کلک حسرت دنیا کی ہسٹری میں
اندھیر ہورہا تھا بجلی کی روشنی میں

اس کا اصل سبب اور وجہ یہ ہے کہ انسان نے ترقی کر کے سامان راحت و آسائش اور بجلی کی روشنی کے ساتھ انسانیت سوز اور اخلاق سوز رجحانات و فلسفے بھی تمدن و تہذیب کی آڑ میں پیدا کر لئے ہیں جو مادی وسائل کے سہارے پھیل رہے ہیں اور ان میں ایسی وسعت و قوت پیدا ہورہی ہے کہ ان کی مخالفت کرنا خطرات کو دعوت دینے کے مترادف ہے اور صالح فکر و رجحان رکھنے والے افراد یہ سوچنے لگتے ہیں کہ ہمارے پاس وہ وسائل و ذرائع نہیں ہیں' لہٰذا اس صورت حال کا مقابلہ کیونکر کر سکتے ہیں؟

یہ حالات ان لوگوں کی ہمتوں کو بھی پست کر رہے ہیں جو انبیاء کرام علیہم السلام کے امام' خاتم الرسل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے حامل و داعی ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دنیا بگاڑ کے جس درجہ کو پہنچ گئی ہے' وہ اب ایسے لوگوں کے وجود کو بھی گوارا کرنے کے لئے تیار نہیں ہے بلکہ الٹا انہیں کو مجرم گردان رہی ہے اور اس کا بھرپور پروپیگنڈہ بھی کر رہی ہے اور ان کی ہمتوں کو مزید پست کرنے کے اسباب و ذرائع استعمال کئے جارہے ہیں' لیکن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کو' جو امت مسلمہ کے نام سے موسوم ہیں' کسی حال میں بھی مایوس نہ ہونا چاہئے' اس لئے کہ ان کو نازک سے نازک حالات میں بھی مایوسی سے روکا گیا ہے اور صاف صاف کہا گیا ہے:

''خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔''

لہٰذا امت مسلمہ کے ہر فرد کو اپنی لیاقت و صلاحیت' ذرائع اور وسائل کے بقدر موعظۂ حسنہ اور انداز حکیمانہ کے ساتھ حالات کو سدھارنے کی کوشش میں پورے عزم و حوصلہ اور یقین و اعتماد کے ساتھ کوشش کرتے رہنا چاہئے کہ خالق کائنات کوشش کرنے والوں کی کوشش و محنت کو رائیگاں نہیں جانے

دیتا' دیر سویر یہ کوششیں رات کی تاریکی کو دن کے اجالے میں تبدیل کرتی ہیں' مردہ دلوں میں زندگی کی لہر پیدا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے:

''وہی جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے۔''

اہل ایمان کی کوششیں ضائع نہیں جاتیں' بارہا ایسا ہوا ہے کہ عمل پیہم اور جہد مسلسل نے مردہ قوموں میں زندگی پیدا کر دی ہے۔

اسلامی تاریخ میں ابتلاء و آزمائش کا دور برابر آتا رہا ہے اور اہل ایمان برابر اس کا مقابلہ کرتے رہے ہیں' خطرناک سے خطرناک حالات میں ان کے ایمان و یقین میں ڈگمگاہٹ پیدا نہیں ہوئی۔

اس وقت بھی مسلمان پورے عالم میں سخت فتنوں اور آزمائشوں کے دور سے گزر رہے ہیں' ان آزمائشوں میں سے ایک بڑی آزمائش یہ ہے کہ اسلام دشمن طاقتوں نے بڑی ہوشیاری کے ساتھ سادہ لوح اور دین سے پوری طرح واقفیت نہ رکھنے والے مسلمانوں کے ذہنوں میں مختلف انداز سے یہ بات ڈالنی شروع کر دی ہے کہ مسلمان اگر حق پر ہیں اور ان کا خدا زبردست ہے تو وہ ساری دنیا میں ذلیل وخوار کیوں ہیں؟ دنیا کے متعدد علاقوں میں ان پر غربت و فلاکت کا سایہ کیوں ہے؟ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے' یہ تو اس وقت بھی کہا گیا تھا جب قرآن کریم نازل ہو رہا تھا' مخالفین اسلام بے تکلف اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا' جو انہیں میں کے ایک فرد تھے' اور آپ پر نازل ہونے والی وحی کا مذاق اڑاتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر یہ قرآن سچا ہے اور یہ رسول برحق ہیں تو ان دونوں کا ہنسی مذاق اڑانے کی پاداش میں ہم پر خدا کا عذاب کیوں نہیں آ جاتا؟ ان باتوں سے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مسلمانوں پر کیا گزرتی ہوگی؟ اس کا کچھ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا' لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو ڈھارس بندھاتا اور تسلی دیتا:

''تو ان کی باتیں تمہیں غمناک نہ کریں' یہ جو کچھ چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں' ہمیں سب معلوم ہے۔''

جب حقیقت یہ ہے تو پھر مایوسی کے بجائے اپنی سعی و کوشش کو ہر سطح اور انداز سے امت کا جو فرد جتنا کر سکتا ہو کرے' وہ جہاں کہیں بھی ہو' اپنی صلاحیت کے مطابق کوشش کرتا رہے' حالات سے مایوس ہو کر بیٹھا نہ رہے' انشاء اللہ نتائج سامنے آئیں گے' اس لئے کہ انسان کے سامنے نتیجہ اس کی کوشش کے مطابق ہی آتا ہے' چاہے اس میں کچھ دیر لگے۔

اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

''اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے اور یہ کہ اس کی کوشش دیکھی جائے گی' پھر اس کو اس کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔''

واقعہ یہ ہے کہ یہ آیات صرف مسلمانوں ہی کو ہمت کا پیغام نہیں دیتیں بلکہ پوری نوع انسانی کو اور ان سب لوگوں کو جو کوئی صحیح مقصد رکھتے ہیں' کسی مفید دعوت کے علمبردار ہیں' کسی اچھی بات کے لئے جدوجہد کرنا چاہتے ہیں' کسی عظیم مقصد کے لئے وہ کھڑے ہوئے ہیں' ان سب کے لئے ان آیات میں حیات نو کا پیغام ہے اور خاص طور پر مسلمانوں کے لئے' ان کی تعلیم گاہوں کے لئے' اصلاحی مراکز کے لئے' اس آیت میں پورا دستور العمل موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان کے لئے اتنا ہی ہے' جس کی وہ کوشش کرے اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور خاص طریقہ ادائے قرآنی کے ساتھ فرمایا گیا ہے: ''اور اس کی کوشش ایک مرتبہ نظر آ کے رہے گی'' یہ بھی قرآن کا اعجاز ہے کہ یہاں وہ لفظ استعمال ہوا ہے' جو عام طور پر مستقبل بعید کے لئے استعمال ہوتا ہے' جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر جلدی تم کو نتائج نظر نہ آئیں تو مایوس نہ ہونا' وہ نظر آئے گا' جو کچھ ہم دنیا میں دیکھ رہے ہیں' سلطنتوں کا قیام' تہذیبوں کا عروج' علوم و فنون کی اشاعت' باکمال لوگوں کا پیدا ہونا' یہ سب انسانی سعی و جدوجہد کے ظہور کے نتائج ہیں اور قرآن مجید کی اس آیت کی تفسیر ہے۔

لہٰذا حالات سے مایوس ہو کر ہمت ہار بیٹھنے کے بجائے پورے عزم و حوصلہ کے ساتھ ہر بندۂ مومن کو اپنے دین و ایمان اور تہذیب و ثقافت کی بقاء اور اس کے تعارف اور دوسروں کو پیام محبت سنانے کی کوشش میں اپنی اپنی صلاحیت اور اپنے اپنے گردو پیش کے ماحول کے اعتبار سے پورے صبر و ثبات کے ساتھ کام میں لگے رہنا چاہئے' نتیجہ انشاء اللہ سامنے آ کر رہے گا' جس کے لئے سب سے ضروری یہ ہے کہ ہم صرف نام کے نہیں بلکہ حقیقت میں مسلمان ہوں۔ ہر حال میں ہمیں اسلام پر فخر و ناز ہو' اسلام ہمارا اور ہم اسلام کے ہوں تو وسائل کی کمی اور خطرات کے ہجوم کے باوجود اللہ تعالیٰ ہمارا معین و مددگار ہوگا' اور ہمارا محافظ و نگہبان ہوگا' اللہ تعالیٰ نے اس کا وعدہ فرمایا ہے اور اس کا وعدہ جھوٹا نہیں ہوتا' اس کا ارشاد ہے:

''اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمادے گا۔''

☆☆......☆☆

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کا

زہد و تقویٰ

حافظ محمد اکرم طوفانی

دینی جماعتوں اور درس گاہوں کے ذمہ دار کارکنوں اور معزز قارئین کی خدمت میں چند واقعات نذر کئے جاتے ہیں' بہت ممکن ہے کہ اس مادی دور میں اکابر کے ان واقعات کو ہم اپنے لئے مشعل راہ بنالیں۔

پہلا واقعہ حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کے استاد محترم حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ کا بطور تبرک ذکر کرتا ہوں تاکہ ہم غور کریں کہ ہمارے اکابر میں کیسے کیسے نایاب گوہر زیر زمین محفوظ ہوگئے ہیں۔ کاش! کہ ان کی زندگی کے کچھ لمحات ہی کو ہم اپنے لئے مشعل راہ بنالیں تو انشاء اللہ منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے آسانی ہوسکتی ہے۔ مولانا محمد تقی عثمانی صاحب نے اپنی کتاب ''اکابر علماء دیوبند کیا تھے؟'' کے صفحہ ۲۷ پر حضرت شیخ الہندؒ کا ذکر فرماتے ہوئے بیان کیا ہے کہ حضرت مولانا محمد سہول صاحب عثمانی حضرت شیخ الہندؒ کے ممتاز شاگردوں میں سے تھے۔ دارالعلوم دیوبند میں پڑھاتے تھے اور مقبول اساتذہ میں سے تھے' جو حدیث اور فقہ کے بیک وقت ماہر تھے۔

انہوں نے ایک مرتبہ حضرت شیخ الہندؒ سے سوال کیا کہ حضرت! ہم دینی علوم پڑھاتے ہیں اور اس پر تنخواہ بھی لیتے ہیں' تو کیا ایسی تدریس (یا کوئی دوسری دینی خدمات) پر کچھ ثواب بھی ملے گا؟ تو حضرت شیخ الہندؒ نے فرمایا: مولوی صاحب! ثواب کی بات کرتے ہو؟ ان دینی کاموں' تدریس میں جو کچھ کوتاہیاں ہم سے ہوتی ہیں' اگر ان پر مؤاخذہ نہ ہو تو اسی کو غنیمت جانو۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ اس واقعہ کی تشریح کرتے ہوئے ارشاد فرماتے تھے کہ حضرت شیخ الہندؒ کا یہ مقصد نہ تھا کہ تنخواہ پر کام کرنے سے اجر و ثواب کی امید نہ رکھیں' اس لئے کہ اگر نیت خالص ہو تو ثواب کی امید ہے' لیکن یہ ثواب کی امید اس وقت ہے جبکہ تنخواہ کا حق پورا پورا ادا کیا ہو' اگر مقررہ وقت سے کم پڑھایا' غیر حاضریاں کیں' اور پڑھانے کے لئے جس محنت اور مطالعہ کی ضرورت ہے' اس میں کوتاہی کی تو تنخواہ کا حلال ہونا بھی مشکوک ہے' اور حضرت شیخ الہندؒ نے بھی اسی طرف اشارہ کیا ہے کہ جس کسی دینی ادارے یا جماعت میں کسی بھی دینی خدمت پر مامور حضرات نے تنخواہ لینے کے بعد اوقات ملازمت میں گھنٹہ یا دو چار گھنٹے کام کیا اور وہ بھی بس دفتروں میں بیٹھے رہے اور اپنے کام کے متعلق نہ سوچا کہ میں جس ڈیوٹی پر مامور ہوں اور جس کام کے لئے میں ایک معقول رقم بطور تنخواہ کے وصول کر رہا ہوں' وہ کام یا وہ ڈیوٹی آج میں نے کتنی دی ہے؟ اس کام کی تلاش میں کہاں تک فکر کی ہے؟ اگر تو روزانہ آٹھ دس گھنٹے اپنی ڈیوٹی پر مامور رہا اور تگ و دو کرتا رہا تو پھر اللہ سے امید ہے کہ تنخواہ حلال ہوجائے گی ورنہ تو دنیا کے کسی دفتر میں کام کرنے والا تنخواہ لے کر سارا دن خاموش دفتر میں پڑا رہے تو اس کی تنخواہ کا بھی حلال ہونا مشکل ہے' تو دینی معاملات یا دینی مدارس یا دینی دفاتر میں خاموشی سے وقت گزارنے والوں کی تنخواہ بغیر مکمل ڈیوٹی ادا کئے کیسے حلال ہوسکتی ہے؟ اسی پر تھوڑا آگے چلتے ہیں اور حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی زندگی کے چند واقعات اور چند لمحات پر نظر ڈالتے ہیں۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے فرزند ارجمند حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری' حضرتؒ کی سیرت ''نقش دوام' حیات کشمیریؒ'' کے صفحہ ۸۶ پر لکھتے ہیں کہ مولانا بدر عالمؒ نے ایک مرتبہ حضرت کشمیریؒ سے عرض کیا کہ آپ صاحب اہل و عیال ہیں' اگر بخاری شریف کی کوئی شرح یا قرآن مجید کی کوئی تفسیر تصنیف فرمائیں تو آپ کے علوم کی حفاظت کے ساتھ ساتھ آپ کے بچوں کے لئے اس سے کوئی انتظام چل سکتا ہے۔ اس گزارش پر حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کا جواب

یہ تھا کہ عمر بھر حدیث پڑھا کر گزر اوقات کی' (یعنی مدرسہ میں پڑھانے کی تنخواہ لیتے رہے) مولوی صاحب! آپ کیا چاہتے ہیں کہ میرے بعد بھی میرا علم فروخت ہوتا رہے؟ یہ کہہ کر آپ کی مبارک آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے' یہ جواب اس شخصیت کا تھا' جنہوں نے کلکتہ اور ڈھاکہ میں سرمایہ داروں کی اس زمانے کے ایک ہزار روپیہ ماہانہ کی پیش کشیں ٹھکرا دیں اور صرف پچھتر روپے ماہانہ پر ڈابھیل کے مدرسہ میں پڑھاتے رہے۔ آپ غم آگیں لہجہ میں فرماتے رہتے تھے کہ مجھے کچھ نہیں چاہئے' بس ایک چائے کی پیالی اور اس کے ساتھ دو بسکٹ۔ فرماتے تھے کہ کاش کہ دین کی کوئی مخلصانہ خدمت کا موقع فراہم ہو جائے۔ ڈابھیل میں جب علالت بڑھ گئی اور اطباء کے مشورہ پر آپ دیوبند تشریف لے آئے تو زمانہ تعطیل کی تنخواہ بذریعہ ڈاک آپ کے نام پر بھیجی گئی۔ آپ نے وہ تنخواہ اس جواب کے ساتھ واپس کر دی کہ جب مدرسہ کی میں نے کوئی خدمت نہیں کی تو اس مشاہرہ کا مجھے کوئی حق نہیں۔

اس سے زیادہ حیرت انگیز واقعہ یہ ہے کہ رنگون میں مقیم ہندوستانیوں کے اصرار پر آپ نے رنگون کا سفر کیا۔ پندرہ روز قیام میں وعظ و تبلیغ کے سلسلے کے ساتھ ساتھ مدرسہ کی مد میں ملنے والی رقوم کو بھی محفوظ فرماتے رہے' جامعہ ڈابھیل کے لئے ایک خطیر رقم جمع ہو گئی' جو مدرسہ کے مہتمم کے حوالہ کر دی گئی اور اپنی تنخواہ یہ کہہ کر واپس کر دی کہ میں اس زمانے میں رخصت پر تھا اور دین کا کوئی کام نہیں کیا' یعنی میں نے مدرسہ کی کوئی ڈیوٹی یا خدمت انجام نہیں دی' تو مجھے اس مشاہرہ کے لینے کا کوئی شرعی جواز نہیں ہے۔ جامعہ کے بزرگ مہتمم نے مشاہرہ لینے پر اصرار کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے جامعہ کے لئے ایک معقول رقم بھی جمع کی ہے' لہٰذا آپ مشاہرہ قبول فرمائیں۔ جواب میں شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ یہ کام محض اللہ کے لئے کیا تھا' اس کا کوئی معاوضہ نہیں ہے۔ دینی جماعتوں اور درسگاہوں کے وہ کارکن توجہ فرمائیں کہ جو اپنے ذاتی اسفار کو بھی دینی کھاتوں میں ڈال کر بے تکلف گراں قدر مشاہرہ وصول کر لیتے ہیں۔

کاش کہ جن اہم مناصب پر لوگ فائز ہیں' ان کے حقوق ادا کرنے کا دینی و اخلاقی احساس ان میں پیدا ہو' وہ غور کریں کہ ہمارا یہ عمل کس حد تک دین کے قریب ہے؟

اب حضرت کشمیریؒ کا دوسرا رخ بھی دیکھیں کہ حیدرآباد میں جب نظام حیدرآباد سے آپ کی ملاقات ہوئی تو اخبار والوں نے یوں سرخی جمانے کی کوشش کی کہ ''بارگاہ خسروی میں علامہ انور شاہ کشمیریؒ کی باریابی'' کسی طرح شاہ صاحبؒ کو علم ہو گیا کہ یوں اخبار کی سرخی جمائی جا رہی ہے تو نمائندوں کو یوں کہہ کر روک دیا کہ میں ہر چند فقیر بے نوا ہوں مگر اتنا گیا گزرا بھی نہیں کہ اس طرح کے عنوانات کو برداشت کروں' کیسی بارگاہ خسروی اور کیسی باریابی؟ صرف اتنا لکھئے کہ ''نظام حیدرآباد سے انور شاہؒ کی ملاقات۔''

☆☆..........☆☆

مختلف مذاہب کے اڑتالیس افراد کا قبول اسلام

گھارو (نمائندہ ختم نبوت) گزشتہ دنوں ٹھٹھہ اور حیدرآباد کے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے اڑتالیس افراد نے اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ اس موقع پر نومسلموں کے اسلامی نام رکھے گئے اور انہیں اسلامی تعلیمات سے روشناس کرایا گیا اور انہیں ان تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے کی تلقین کی گئی۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار' میٹھادر' کراچی

ختم نبوۃ

شیخ الاسلام حضرت

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ اور تردید قادیانیت

آج کی مجلس میں ہم حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کے چند مناظروں کا ذکر کرتے ہیں جو آپ نے مختلف مذاہب کے لوگوں کے ساتھ کئے' جس میں سے دو مناظرے مرزائیوں کے ساتھ بھی ہوئے۔

یہ واقعات آپ کی سوانح حیات ''تذکرۃ الظفر'' سے ماخوذ ہیں' جو حضرت مولانا سید عبدالشکور ترمذیؒ نے لکھی ہے وہ لکھتے ہیں کہ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کو اپنے طالب علمی کے زمانہ ہی میں انگریزوں سے مناظرہ کرنے کا شوق تھا' چنانچہ کانپور میں ایک پادری نے جلسہ عام میں دین مسیحی کی فضیلت جملہ ادیان پر ثابت کرنے کا اعلان کیا تھا۔ مولانا اس زمانے میں مدرسہ جامع العلوم کانپور میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ پادری کا یہ اعلان سن کر مولانا اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ اس کے جلسہ میں پہنچ گئے اور اس سے سوالات کرکے اس کو لاجواب کردیا۔

ایک سوال:

مولانا نے اس پادری سے ایک سوال یہ بھی کیا تھا کہ اصلی انجیل تو آپ کے پاس ہے نہیں' صرف اس کے ترجمے ہیں' اور مترجموں کا حال معلوم نہیں' نہ سلسلہ اسناد موجود ہے' تو ان ترجموں کے صحیح ہونے کا یقین کیسے کیا جائے؟ پھر یہ گورکھ دھندا بھی عجیب ہے کہ خدا تین ہیں اور ایک بھی ہے' اس پر پادری لاجواب ہوکر کہنے لگا کہ اس کا جواب کل دیا جائے گا' اس کے لاجواب ہونے کا اثر یہ ہوا کہ جس جاہل مسلمان کے اس جلسہ میں عیسائی ہونے کا اعلان کرنا طے ہوا تھا' پادری کے اس عجز کو دیکھ کر اس مسلمان نے بھی عیسائی بننے سے جواب دے دیا اور کہا کہ:

''جب ان سوالوں کے جواب سے
میرا دل مطمئن ہوگا' تب دیکھا جائے گا۔''

اس پر مولانا کے ساتھی طلباؑ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور اس پادری کو بڑی ذلت اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

مرزا بشیر احمد قادیانی کو مناظرہ کا چیلنج:

مرزا بشیر احمد قادیانی ایک مرتبہ سہارنپور آیا تو مولانا مرحوم اس سے گفتگو کرنے کے لئے اس کی قیام گاہ پہنچ گئے' مولانا کی طرف سے ابھی غلام سرور مرزائی مبلغ کے ذریعے ختم نبوت کے مسئلہ پر مناظرہ کا پیغام پہنچایا ہی جارہا تھا کہ میاں بشیر بھی آگیا' اب اس کو براہ راست مناظرہ کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کی گئی مگر اس نے مناظرہ کرنے سے صاف انکار کردیا اور کسی طرح مناظرہ کے لئے آمادہ نہیں ہوا' اس پر مولانا کے ہمراہی نعرہ تکبیر کے ساتھ ساتھ ختم نبوت زندہ باد' منکر ختم نبوت مردہ باد کہتے ہوئے اس کی قیام گاہ سے واپس آگئے۔

حیات مسیح پر مناظرہ:

مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کی ضرورت سے مولانا کا کوہ منصوری پر جانا ہوا۔ وہاں سہارنپور کا ایک تاجر قادیانی ہوگیا تھا' وہ مولانا سے کہنے لگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو مسیح موعود کہتے ہیں' اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ مولانا نے فرمایا: وہ غلط کہتے ہیں۔ مسیح موعود آسمان سے نازل ہوں گے' وہ بطن مریم سے پیدا ہوئے تھے' اور آسمان پر اٹھالئے گئے تھے۔ مرزا غلام احمد مسیح موعود کیسے ہوسکتے ہیں؟ وہ کہنے لگے کہ عیسیٰ علیہ السلام تو فوت ہوچکے ہیں' آسمان پر نہیں ہیں اور جس مسیح کے ظہور کا وعدہ حدیثوں میں آیا ہے وہ مثیل مسیح ہوگا۔ مولانا نے فرمایا: یہ تاویل سراسر غلط ہے' کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا قرآن سے بھی ثابت ہے' اور احادیث متواترہ سے بھی ثابت ہے' اور امت کا اس پر اجماع ہے۔ اس کے خلاف جو تاویل ہوگی وہ مردود ہوگی' دیر تک گفتگو ہوئی جس پر وہ تاجر لاجواب ہوگیا۔

☆☆..................☆☆

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ختم نبوۃ

آہ...... حضرت مولانا عبیدالرحمنؒ

آج دل اس اٹل حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ میرے محسن و مربی‘ شفیق استاذ‘ میرے ہمدرد و خیرخواہ‘ میرے والد کے قائم مقام‘ میرے محبوب تایا حضرت مولانا عبیدالرحمنؒ ۱۹/ ذیقعدہ ۱۴۲۳ھ بمطابق ۲۲/جنوری ۲۰۰۳ء، بروز بدھ اس دنیائے فانی سے رخصت ہوکر خالق حقیقی سے جاملے۔ قلب محزون ہے اور جگر مجروح‘ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ حضرتؒ کے متعلق کیا لکھوں؟ اور کیسے لکھوں؟ زندگی کے ہر معاملے میں سرپرستی اور رہنمائی فرمانے والی عبقری شخصیت اب یہاں سے ہمیشہ کے لئے جاچکی ہے‘ اور یہ سوچ کر دل کو نشتر لگ رہے ہیں کہ اس مرد درویش کا دیدار اس دنیا میں اب ممکن نہیں‘ جس کے دامن آغوش میں پل کر جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا۔

حضرتؒ کی دینی‘ علمی اور اصلاحی خدمات و کمالات کا دائرہ اتنا وسیع ہے کہ اس کا احاطہ اس مختصر تحریر میں ممکن نہیں ہے اور نہ ہی میرے بس کی بات ہے۔ برطانیہ میں ۱۹۶۵ء سے لے کر اب تک ہزاروں افراد ان سے مستفید ہوئے۔ حضرتؒ کے شہر شیفیلڈ میں پہلے آنے والے مسلمانوں میں سے شاید ہی کوئی ایسا ہو جس نے حضرتؒ سے قرآن مجید نہ پڑھا ہو‘ اور خود راقم کو بھی درس نظامی کی کئی کتابیں پڑھنے کے علاوہ حضرت مرحوم کے پاس نصف سے زیادہ قرآن حکیم حفظ کرنے کا بھی شرف حاصل ہے‘ کیونکہ حضرت ایک بہترین عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ جید حافظ قرآن اور قاری بھی تھے اور ان کا قرآن کے ساتھ شغف اور تعلق ہم سب کے لئے قابل رشک تھا‘ ہر سال رمضان المبارک کے مہینے میں تراویح کے اندر کم سے کم دو مرتبہ قرآن پاک ختم کرنا آپؒ کا معمول تھا اور بسا اوقات اس سے بھی زیادہ بہت سے احباب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: ”ہم نے حضرت مولانا عبیدالرحمن صاحب کے پیچھے تراویح میں بہت دفعہ صرف ایک رات میں پورا قرآن مجید مکمل کیا۔“

حافظ اسامہ رحمانی

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

انگلینڈ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علمائے برطانیہ کی سرپرستی بھی فرماتے تھے‘ اس دیار غیر میں وہ مسلمانوں کے لئے مرجع خاص و عام تھے‘ یہاں کے مسلمان بالعموم اور علماً بالخصوص اپنے انفرادی و اجتماعی دینی و دنیاوی مسائل کے حل کے لئے حضرت مرحوم ہی کی طرف رجوع کرتے تھے۔

آہ! افسوس! آج ہم ان کے وجود مسعود اور سایہ عاطفت سے بھی محروم ہوگئے۔

اللهم لاتحرمنا اجره‘ ولا تفتنا بعده‘

حضرتؒ کی جدائی سے جو غم اور صدمہ ہوا ہے‘ وہ ناقابل بیان ہے اور اس وجہ سے ان کے بارے میں تفصیلی مضمون لکھنا فی الحال راقم کے لئے آسان نہیں۔ قارئین کرام سے خصوصی دعاؤں کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

موت ہر ایک کو آنی ہے‘ اس جہاں میں کوئی مستقل رہنے کے لئے نہیں آیا اور بقول شاعر:

لو كانت الدنيا تدوم لواحد
لكان رسول الله فيه مخلداً

ترجمہ: ”اگر اس دنیا میں کسی کے لئے دوام ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس میں ہمیشہ رہتے۔“

لیکن زندگی میں کچھ لوگ بہت سے لوگوں کے لئے ایک بہت بڑا سہارا ہوتے ہیں اور جاتے وقت اپنے ایسے نقوش چھوڑ جاتے ہیں‘ جنہیں مرتے دم تک نہیں بھلایا جاسکتا۔

حضرتؒ ہمارے لئے ایسے ہی لوگوں میں سے تھے اور اب ان کی وفات سے ایسا خلا پیدا ہوگیا ہے‘ جس کا پُر ہونا اگر ناممکن نہیں تو بعید از امکان ضرور ہے۔

اسی پر اکتفا کرتا ہوں‘ رب ذوالجلال والاکرام حضرتؒ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے‘ ان کے اخلاص وتقویٰ‘ جود وسخا اور قرآن حکیم کے ساتھ تعلق ومحبت جیسی صفات جمیلہ کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

☆☆..................☆☆

ختم نبوۃ

قادیانیت سکھ مت کا چربہ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

صحیحین کی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد متعدد اور مختلف الفاظ میں مروی ہے:

"جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے مجھ ہی کو دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا۔"

ایک اور روایت میں ہے:

"جس نے مجھے دیکھا، اس نے سچا خواب دیکھا۔" (مشکوٰۃ ص:۳۹۴)

خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریفہ کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصلی ہیئت و شکل اور حلیۂ مبارکہ میں دیکھے، دوم یہ کہ کسی دوسری ہیئت و شکل میں دیکھے، اہل علم کا اس پر تو اتفاق ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصل حلیۂ مبارکہ میں ہو تو ارشاد نبویؐ کے مطابق، واقعی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، لیکن اگر کسی دوسری ہیئت و شکل میں دیکھے تو اس کو بھی زیارت نبویؐ کہا جائے گا یا نہیں؟ اس میں علماء کے دو قول ہیں، ایک یہ کہ یہ زیارت نبویؐ نہیں کہلائے گی، کیونکہ ارشاد نبویؐ کے مطابق خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا صرف یہ مطلب ہے کہ آپ کو اصلی شکل و صورت اور حلیۂ مبارکہ میں دیکھے، پس اگر کسی نے مختلف حلیہ میں آپ کو دیکھا تو یہ حدیث بالا کا مصداق نہیں، اور بعض اہل علم کا قول یہ ہے کہ آپ کو خواہ کسی شکل و صورت اور حلیہ میں دیکھے، وہ آپؐ ہی کی زیارت ہے، اور آپؐ کے اصل حلیۂ مبارکہ سے مختلف شکل میں دیکھنا خواب دیکھنے والے کے نقص کی علامت ہے۔ شیخ عبدالغنی نابلسی "تعطیر الانام فی تعبیر المنام" میں دونوں قسم کے اقوال نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"پس معلوم ہوا کہ صحیح بلکہ صواب وہ بات ہے جو بعض حضرات نے فرمائی کہ خواب میں آپؐ کی زیارت بہرحال حق ہے، پھر اگر آپؐ کے اصل حلیۂ مبارکہ میں دیکھا، خواہ وہ حلیہ آپؐ کی جوانی کا ہو یا پختہ عمری کا، یا زمانہ پیری کا، یا آخری عمر شریف کا، تو اس کی تعبیر کی حاجت نہیں، اور اگر آپؐ کو اصل شکل مبارک میں نہیں دیکھا تو خواب دیکھنے والے کے مناسب حال تعبیر ہوگی۔ اسی بنا پر بعض علمائے تعبیر نے کہا ہے کہ جس نے آپ کو بڑھاپے میں دیکھا تو یہ نہایت صلح ہے، اور جس نے آپ کو جوان دیکھا تو یہ نہایت جنگ ہے، اور جس نے آپ کو مسکراتے دیکھا تو یہ شخص آپؐ کی سنت کو تھامنے والا ہے۔

اور بعض علمائے تعبیر نے فرمایا ہے کہ جس نے آپؐ کو اصلی شکل و حالت میں دیکھا تو یہ دیکھنے والے کی درست حالت، اس کی کمال وجاہت اور دشمنوں پر اس کے غلبہ کی علامت ہے، اور جس نے آپ کو غیر حالت میں (مثلاً) تیور چڑھائے ہوئے دیکھا تو یہ دیکھنے والے کی حالت کے بُرا ہونے کی علامت ہے۔

حافظ ابن ابی جمرہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی صورت میں دیکھنا دیکھنے والے کے دین کے اچھا ہونے کی علامت ہے، اور عیب یا نقص کی حالت میں دیکھنا دیکھنے والے کے دین میں خلل کی علامت ہے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال شفاف آئینہ کی سی ہے کہ آئینہ کے سامنے جو چیز آئے اس کا عکس اس میں آجاتا ہے آئینہ بذات خود

ختم نبوت

خواہ کیسا ہی حسین و باکمال ہو (مگر بھدی چیز اس میں بھدی ہی نظر آئے گی) اور خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت شریفہ کا بڑا فائدہ یہی ہے کہ اس سے خواب دیکھنے والے کی حالت پہچانی جاتی ہے۔ (ج ۲ ص ۲۷۶، ۲۷۷)

اس سلسلہ میں مسند الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی ایک تحقیق فتاویٰ عزیزی میں درج ہے جو حسب ذیل ہے:

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت خواب میں ...... دونوں فرقہ کو میسر ہوتی ہے اور ہر فرقہ کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لطف و کرم اپنے حال پر ہونا بیان کرتے ہیں اور اپنے موافق احکام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سننا بیان کرتے ہیں، غالباً دونوں فرقہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں افراط کرنا اچھا معلوم نہیں ہوتا اور خطرات شیطانی کو اس مقام میں دخل نہیں، تو ایسے خواب کے بارے میں کیا خیال کرنا چاہئے؟

جواب: یہ جو حدیث شریف ہے:

"من رانی فی المنام فقد رانی"

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا تو اس نے فی الواقع مجھ کو دیکھا) تو اکثر علماً نے کہا ہے کہ یہ حدیث خاص اس شخص کے بارے میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس صورت مبارک میں دیکھے جو بوقت وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک تھی اور بعض علماً نے کہا ہے کہ یہ حدیث عام ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی وقت کی صورت میں دیکھے تو وہ خواب صحیح ہوگا، یعنی ابتدائے نبوت سے تا وقت وفات جوانی اور کلاں سالی اور سفر اور حضر اور صحت اور مرض میں جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صورت مبارک تھی، ان صورتوں میں سے جس صورت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے تو وہ خواب صحیح ہوگا یعنی فی الواقع اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہوگا۔

تحقیق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا چار قسموں پر ہے، ایک قسم رویائے الٰہی ہے کہ اتصال تعین کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے، اور دوسری قسم ملکی ہے اور وہ متعلقات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا ہے مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب مطہر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور محبت میں سالک کا درجہ اور اس کے مانند اور جو امور ہیں تو ان امور کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مقدس میں دیکھنا پردۂ مناسبات میں ہووے جو فن تعبیر میں معتبر ہے، اور تیسری قسم رویائے نفسانی ہے کہ اپنے خیال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو صورت ہے، اس صورت میں دیکھنا اور یہ تینوں قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کے بارے میں صحیح ہیں، اور چوتھی قسم شیطانی ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مقدس میں شیطان اپنے کو خواب میں دکھلاوے اور یہ صحیح نہیں ہوسکتا یعنی ممکن نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مقدس کے مطابق شیطان اپنی صورت خبیث بنا سکے اور خواب میں دکھلاوے، البتہ مغالطہ دے سکتا ہے، اور تیسری قسم کے خواب میں بھی کبھی شیطان ایسا کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز اور بات کے مشابہ بات کرتا ہے اور وسوسہ میں ڈالتا ہے، چنانچہ بعض روایات سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورۂ نجم پڑھتے تھے اور بعض آیت کے بعد جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا تو شیطان نے کچھ عبارت خود بنا کر پڑھ دی کہ اس سے بعض سامعین مشرکین کا شبہ قوی ہوگیا اور یہ روایت اوپر ایک مقام میں مفصل مذکور ہوئی ہے، تو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ حیات میں شیطان نے ایسا کیا تو خواب میں ایسا کیوں نہیں ہوسکتا؟ اور اسی وجہ سے شریعت میں ان احکام کا اعتبار نہیں جو خواب میں معلوم ہوویں اور خواب کی بات حدیث میں شمار نہیں کی جاتی۔

(فتاویٰ عزیزی ج ا ص ۲۸۵، ۲۸۶)

گزشتہ دنوں قادیانیوں کے نئے سربراہ مرزا طاہر احمد صاحب کی ''خلافت'' کی تائید میں قادیانی اخبار ''الفضل ربوہ'' میں ''آسمانی بشارات'' کے عنوان سے بعض چیزیں شائع کی گئیں' ان میں سے ایک کا تعلق خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے ہے' اس لئے اس کا اقتباس بلفظہ درج ذیل ہے:

''دیکھا کہ میں مسجد مبارک (ربوہ) میں داخل ہو رہا ہوں' ہر طرف چاندنی ہی چاندنی ہے' جتنی تیزی سے ورود کرتا ہوں سرور بڑھتا جاتا ہے اور چاندنی واضح ہوتی جاتی ہے' محراب میں حضرت باباگرونانک جیسی بزرگ شبیہ کی صورت میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں' آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد نور کا ہالہ اس قدر تیز ہے کہ آنکھیں چندھیا جاتی ہیں' باوجود کوشش کے شبیہ مبارک پر نظر نہیں ٹکتی۔'' (الفضل ربوہ ۶/ نومبر ۱۹۸۲ء)

علم تعبیر کی رُو سے اس خواب کی تعبیر بالکل واضح ہے' صاحب خواب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سکھوں کے پیشوا کی شکل میں نظر آنا' اس امر کی دلیل ہے کہ ان کا دین و مذہب' جسے وہ غلط فہمی سے اسلام سمجھتے ہیں' دراصل سکھ مذہب کی شبیہ ہے' اور ان کے روحانی پیشوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز نہیں بلکہ سکھوں کے پیشوا باباگرونانک کے بروز ہیں۔

اور صاحب خواب کو انوارات کا نظر آنا جس کی وجہ سے وہ خواب کی اصل مراد کو نہیں پہنچ سکے' شیطان کی وہی تلبیس ہے' جس کا تذکرہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے فرمایا ہے' اور ان انوارات میں یہ اشارہ تھا کہ ان کے پیشوا نے باباگرونانک کا بروز ہونے کے باوجود تلبیس و تدلیس کے ذریعہ اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیرو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے' جس سے ان کی طرح بہت سے حقیقت ناشناس لوگوں نے دھوکہ کھایا۔

چونکہ خواب کی یہ تعبیر بالکل واضح تھی' شاید اسی لئے صاحب خواب کو مرزا بشیر احمد صاحب اور مرزا ناصر احمد صاحب نے خواب کے اظہار سے منع کیا۔

چنانچہ صاحب خواب لکھتے ہیں:

''پھر (مرزا بشیر احمد صاحب نے فرمایا کسی سے خواب بیان نہیں کرنی' خلافت ثالثہ کا انتخاب ہوا تو پھر یہ نظارہ لکھ کر (مرزا ناصر احمد صاحب کی خدمت میں) بھجوادیا' حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب کے ذریعہ پیغام ملا کہ حضور (یعنی مرزا ناصر احمد صاحب) فرماتے ہیں کہ خواب آگے نہیں بیان کرنی۔''

(مرزا عبدالرشید وکالت تبشیر' ربوہ)

مناسب ہے کہ اس خواب کی تائید میں بعض دیگر اکابر کے خواب و کشوف بھی ذکر کر دیئے جائیں۔

۱:...... مولانا محمد لدھیانوی مرحوم ''فتاویٰ قادریہ'' میں لکھتے ہیں:

''مولانا صاحب (مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند) نے حسب وعدہ کے ایک فتویٰ اپنے ہاتھ سے لکھ کر ہمارے پاس ڈاک میں ارشاد فرمایا' جس کا مضمون یہ تھا کہ یہ شخص (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی میری دانست میں غیر مقلد معلوم ہوتا ہے اور اس کے الہامات اولیاء اللہ کے الہامات سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے اور نیز اس شخص نے کسی اہل اللہ کی صحبت میں رہ کر فیض باطنی حاصل نہیں کیا' معلوم نہیں کہ اس کو کس روح کی اویسیت ہے۔''

(فتاویٰ قادریہ ص ۱۷)

حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ نے تو اس سے لاعلمی کا اظہار فرمایا کہ مرزا صاحب کو کس روح سے ''فیض'' پہنچا ہے؟ مگر الفضل میں ذکر کردہ خواب سے یہ عقدہ حل ہو جاتا ہے کہ مرزا صاحب کو سکھوں کے مذہبی پیشوا سے روحانی ارتباط تھا۔ مرزا صاحب نے جو کچھ لیا ہے انہی سے لیا ہے۔

۲:...... ''مرزا غلام احمد قادیانی نے شہر لودیانہ (لدھیانہ) میں آکر ۱۳۰۱ھ میں دعویٰ کیا کہ میں مجدد ہوں۔''

عباس علی صوفی اور منشی احمد جان مع مریدان اور مولوی محمد حسن مع اپنے گروہ اور مولوی شاہ دین اور عبدالقادر اور مولوی نور محمد مہتمم مدرسہ حقانی وغیرہ نے اس کے دعویٰ کو تسلیم کر کے امداد پر کمر باندھی۔ منشی احمد جان نے مع مولوی شاہ دین و عبدالقادر ایک مجمع میں جو واسطے اہتمام مدرسہ اسلامیہ کے اوپر مکان شاہزادہ صفدر جنگ صاحب کے تھا' بیان کیا کہ علی الصبح مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اس شہر لودیانہ (لدھیانہ) میں تشریف لائیں گے اور اس کی تعریف میں نہایت مبالغہ کر کے کہا کہ جو شخص اس پر ایمان لائے گا گویا وہ اول مسلمان ہوگا۔

مولوی عبداللہ صاحب مرحوم برادرم نے بعد کمال بردباری اور تحمل کے فرمایا: ''اگرچہ اہل مجلس کو میرا بیان کرنا ناگوار معلوم ہوگا (لیکن جو بات خدا جل

شانہ نے اس وقت میرے دل میں ڈالی ہے' بیان کئے بغیر میری طبیعت کا اضطراب دور نہیں ہوتا' وہ بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی جس کی تم تعریف کر رہے ہو' بے دین ہے۔'' منشی احمد جان بولا کہ میں اول کہتا تھا کہ اس پر کوئی عالم یا صوفی حسد کرے گا۔)

راقم الحروف (مولانا محمد بن عبدالقادر لودیانویؒ) نے مولوی عبداللہ صاحب کو بعد برخواست ہونے جلسہ کے کہا کہ جب تک کوئی دلیل معلوم نہ ہو' بلا تامل کسی کے حق میں زبان طعن کی کھولنی مناسب نہیں' مولوی عبداللہ صاحب نے فرمایا کہ اس وقت میں نے اپنی طبیعت کو بہت روکا' لیکن آخرالامر یہ کلام خدا جل شانہ نے جو میرے سے اس موقع پر سرزد کروایا ہے' خالی از الہام نہیں۔

اس روز مولوی عبداللہ صاحب بہت پریشان خاطر رہے' بلکہ شام کو کھانا بھی تناول نہ کیا' بوقت شب دو شخصوں سے استخارہ کروایا اور آپ بھی اسی فکر میں سو گئے' کیا دیکھتے ہیں کہ میں ایک مکان بلند پر مع مولوی محمد صاحب و خواجہ احسن شاہ صاحب بیٹھا ہوں' تین آدمی دور سے دھوتی باندھے ہوئے چلے آتے معلوم ہوئے' جب نزدیک پہنچے تو ایک شخص جو آگے آگے آتا تھا' اس نے دھوتی کو کھول کر تہبند کی طرح باندھ لیا' خواب ہی میں غیب سے آواز آئی کہ مرزا غلام احمد قادیانی یہی ہے۔ اسی وقت خواب سے بیدار ہو گئے اور دل کی پراگندگی یک لخت دور ہو گئی اور یقین کلی حاصل ہوا کہ یہ شخص پیرایۂ اسلام میں لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ موافق تعبیر خواب کے دوسرے دن (مرزا غلام احمد) قادیانی مع دو ہندوؤں کے لودھیانہ میں آیا۔'' (اس خواب میں بھی یہی اشارہ تھا کہ یہ صاحب ہندومت کو اسلام کا لبادہ اوڑھا رہے ہیں' ناقل)۔ (فتاویٰ قادریہ ص ۲'۱)

۳:.....مولانا عبداللہ لدھیانویؒ کے ساتھ جن دو شخصوں نے استخارہ کیا تھا' ان کے بارے میں مولانا محمد صاحبؒ لکھتے ہیں:

''استخارہ کنندگان میں سے ایک کو معلوم ہوا کہ یہ شخص بے علم ہے' اور دوسرے شخص نے خواب میں مرزا کو اس طرح دیکھا کہ ایک عورت برہنہ تن کو اپنی گود میں لے کر اس کے بدن پر ہاتھ پھیر رہا ہے' جس کی تعبیر یہ ہے کہ مرزا دنیا کے جمع کرنے کے درپے ہے' دین کی کوئی پروہ نہیں۔''

۴:.....اسی فتاویٰ قادریہ میں ہے:

''شاہ عبدالرحیم صاحب سہارنپوری مرحوم نے (جو صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے) بروقت ملاقات فرمایا کہ مجھ کو بعد استخارہ کرنے کے یہ معلوم ہوا کہ یہ شخص بھینسے پر اس طور سے سوار ہے کہ منہ اس کا دم کی طرف ہے' جب غور سے دیکھا تو زنار اس کے گلے میں پڑا ہوا نظر آیا' جس سے اس شخص کا بے دین ہونا ظاہر ہے' اور یہ بھی میں یقیناً کہتا ہوں کہ جو اہل علم اس کی تکفیر میں اب متردد ہیں' کچھ عرصہ بعد سب کافر کہیں گے۔ (زنار بھی بطور خاص کسی کے ہندو ہونے کی علامت ہے' اس سے الفضل میں درج شدہ خواب کی تائید ہوتی ہے کہ یہ صاحب ہندوؤں سے مستفید ہیں' ناقل)۔''

(فتاویٰ قادریہ ص ۱۷)

۵:.....مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ ''شہادۃ القرآن'' میں (جو ۱۳۲۱ھ میں مرزا صاحب کی زندگی میں شائع ہوئی) لکھتے ہیں:

''جب اس فرقہ مبتدعہ مرزائیہ کو کوئی پچھلی تفسیر بتائیں تو کفار کی طرح اساطیر الاولین کہہ کر جھٹ انکار کر دیتے ہیں اور اگر ان کے روبرو حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں تو اسے بوجہ بے علمی کے مخالف و معارض قرآن بنا کر دور پھینک دیتے ہیں اور اپنی تفسیر بالرائے کو' جو حقیقت میں تحریف و تاویل منہی عنہ ہوتی ہے' مؤید بالقرآن کہتے ہیں (ظاہر ہے کہ یہ طرز عمل کسی مسلمان کا نہیں ہو سکتا' ناقل) بے چارے کم علم لوگ اس سے دھوکہ کھا جاتے ہیں اور ورطۂ ترددات و گرداب شبہات میں گھر جاتے ہیں' سو ایسے شبہات کے وقت میں اللہ عزیز و حکیم نے مجھ عاجز کو محض اپنے فضل و کرم سے راہ حق کی ہدایت کی اور ہر طرح سے ظاہراً و باطناً' معقولاً و منقولاً مسئلہ حقہ سمجھایا' چنانچہ عنفوان شباب میں ۱۸۹۱ء میں حضرت مسیح علیہ السلام کی زیارت بابرکت سے مشرف ہوا' اس طرح کہ آپ ایک گاڑی پر سوار ہیں اور بندہ اس کو آگے سے کھینچ رہا ہے' اس حالت باسعادت میں آپ سے کادیانی علیہ ما علیہ کی نسبت عرض کی۔ آپ نے زبان وحی ترجمان سے بالفاظ طیبہ یوں فرمایا کہ کوئی خطرے کی بات نہیں' اللہ تعالیٰ اس کو جلدی ہلاک کر دے گا۔''

(شہادۃ القرآن طبع اول ص ۱۴)

☆☆..........☆☆

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

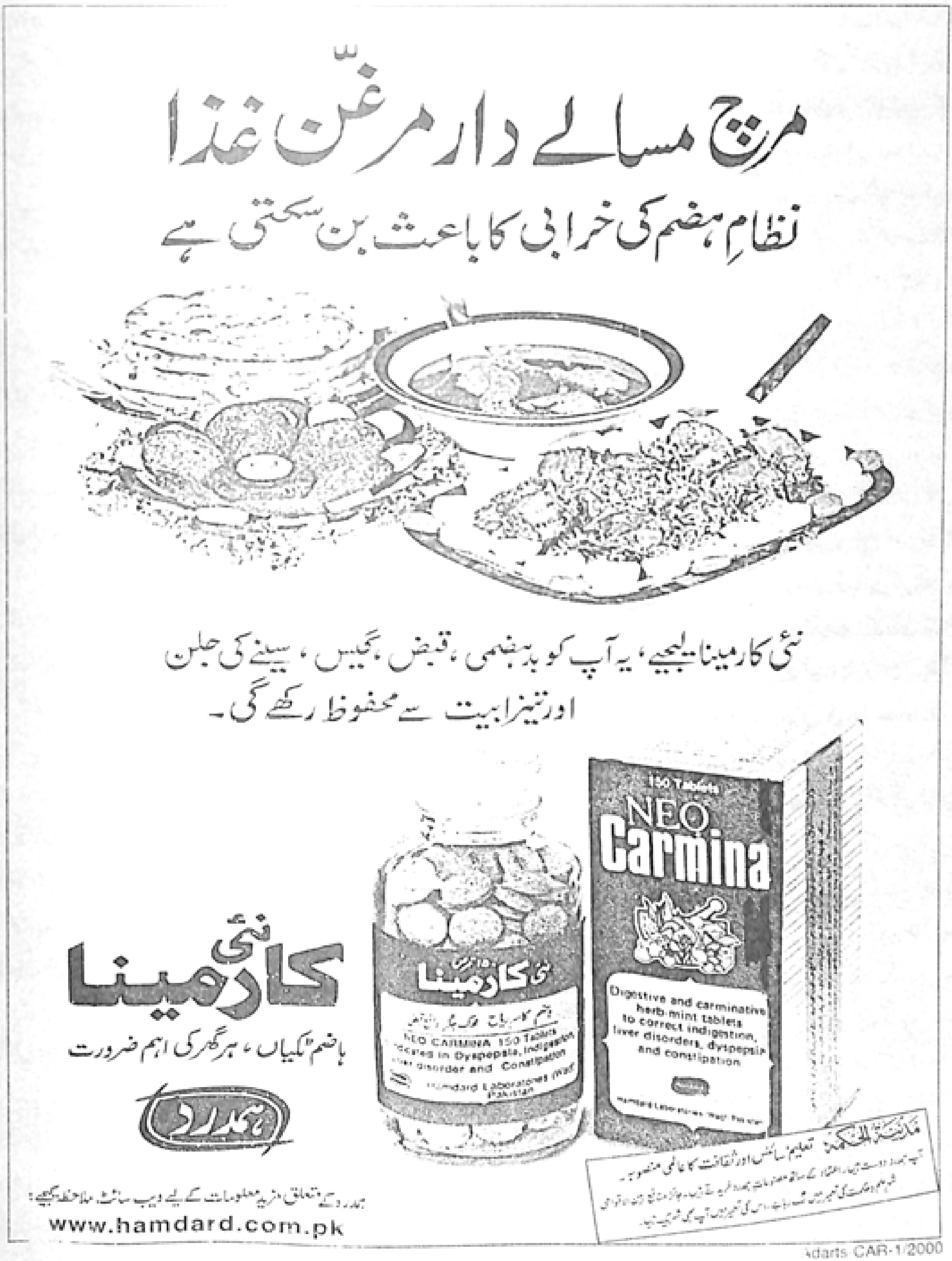
مرچ مسالے دار مرغن غذا
نظامِ ہضم کی خرابی کا باعث بن سکتی ہے
نئی کارمینا لیجیے، یہ آپ کو بدہضمی، قبض، گیس، سینے کی جلن
اور تیزابیت سے محفوظ رکھے گی۔
150 Tablets
NEO Carmina
Digestive and carminative herb-mint tablets to correct indigestion, liver disorders, dyspepsia and constipation
NEO CARMINA 150 Tablets
نئی کارمینا
ہاضم ٹکیاں، ہر گھر کی اہم ضرورت
ہمدرد
ہمدرد کے متعلق مزید معلومات کے لیے ویب سائٹ ملاحظہ کیجیے:
www.hamdard.com.pk
مدینۃ الحکمۃ تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔
Adarts CAR-1/2000

قادیانی امت

مرزا قادیانی کی نظر میں

مولانا محمد علی صدیقی

گزشتہ دنوں مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں دیکھ رہا تھا تو مرزا کی کتاب شہادۃ القرآن کے صفحات ۹۸، ۹۹، ۱۰۰ روحانی خزائن جلد نمبر ۶ صفحہ ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶ نظر سے گزرے جس میں مرزا نے ۲۷/ دسمبر ۱۸۹۳ء کے جلسہ کے التوا کا اعلان کیا اور ساتھ ساتھ اپنی جماعت کے افراد کو بعض القاب دیئے قارئین کی دلچسپی کے لئے پیش کیا جاتا اور قادیانیوں کو غور وفکر کی دعوت دی جاتی ہے کہ مرزا قادیانی تمہارے بارے میں کیا نظریات رکھتا تھا اور تم نے اس کو اپنا نبی مان کر اپنی عاقبت خراب کی تینوں حوالے حاضر ہیں:

۱:......"اس اجتماع میں بعض دفعہ بباعث تنگی مکانات اور قلت وسائل مہمانداری ایسے نالائق رنجش اور خودغرضی کی سخت گفتگو بعض مہمانوں میں باہم ہوتی دیکھی ہے جیسے ریل میں بیٹھنے والے تنگی مکان کی وجہ سے ایک دوسرے سے لڑتے ہیں اور کوئی بے چارہ عین ریل چلنے کے قریب اپنی گٹھری سمیت مارے اندیشے کے دوڑتا دوڑتا ان کے پاس پہنچ جاوے تو اس کو دھکے دیتے اور دروازہ بند کر لیتے ہیں کہ ہم میں جگہ نہیں حالانکہ گنجائش نکل سکتی ہے مگر سخت دلی ظاہر کرتے ہیں وہ ٹکٹ لئے اور سامان اٹھائے ادھر ادھر پھرتا ہے اور کوئی اس پر رحم نہیں کرتا آخر ریل کے ملازم جبراً اس کو جگہ دلاتے ہیں۔" (شہادۃ القرآن ص۹۸ خزائن ۳۹۴ ج۶)

اس حوالے میں مرزا نے قادیانیوں کو سخت دل اور بے رحم بتایا ہے کیا قادیانی مرزا کے بقول ایسے ہی ہیں؟ اپنے مرزا کے قول پر غور کریں۔

۲:...... "بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز (مرزا) سے بیعت کرنے کے بعد توبہ (نصوح) کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیکم نہیں کر سکتے چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں اور انہیں سفلہ اور خودغرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خودغرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینہ پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔" (شہادۃ القرآن ص۹۹ خزائن ج۶ ص۳۹۵)

اس حوالہ میں مرزا نے قادیانیوں کو بھیڑیا، متکبر، گالیاں دینے والا اور خودغرض بتایا ہے۔ قادیانیو! کیا تم ایسے ہی ہو؟

۳:......"مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں بلکہ بعض میں ایسی بے تہذیبی ہے کہ اگر ایک بھائی ضد سے اس کی چارپائی پر بیٹھا ہے اور وہ سختی سے اسے اٹھانا چاہتا ہے اگر نہیں اٹھتا تو چارپائی الٹا دیتا ہے اور اس کو نیچے گرا دیتا ہے پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا وہ اس کو گندی گالیاں دیتا ہے اور تمام بخارات نکالتا ہے یہ حالات میں مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں تب دل کباب ہوتا ہے اور جل جاتا ہے اور بے اختیار دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر میں درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہے پھر میں کس خوشی کی امید سے لوگوں کو جلسے کے لئے اکٹھا کروں۔" (شہادۃ القرآن ص۱۰۰ خزائن ج۶ ص۳۹۶)

اس حوالہ میں مرزا نے اپنے ماننے والے قادیانیوں کو ضدی، گندی گالیاں دینے والا اور قادیانیوں سے جنگل کے خنزیر، بھیڑیئے، کتے، ریچھ کو اچھا بتایا ہے اور کیونکر بتایا ہے؟ یہ بات ہم اگلے مضمون پر رکھتے ہیں۔ یہ تینوں حوالے تفصیل طلب ہیں کہ قادیانی سخت دل، بے رحم، متکبر اور خودغرض اور ضدی کیوں تھے؟ اس لئے کہ یہ تمام صفات مرزا قادیانی میں بدرجہ اتم موجود تھیں جو ہم قارئین کی نظر کرتے رہتے ہیں۔

☆☆..........☆☆

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے

قصور (نمائندہ خصوصی) قصور، پتوکی، اوکاڑہ اور دیپال پور کی مساجد میں کئی اجلاسوں میں کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عبدالرزاق نے کہا کہ عالم کفر اسلامی ممالک کے خلاف متحد ہوگیا ہے، لہٰذا مسلمان اٹھ کھڑے ہوں کیونکہ دشمن قوتوں کے اتحاد کے بعد مسلمان ممالک کا اتحاد ناگزیر ہوچکا ہے، چنانچہ باعزت زندگی گزارنے کے لئے مسلمانوں کو قرآن وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق راستہ اختیار کرنا چاہئے اور قادیانیوں اور بین الاقوامی کافروں اور ان کی مصنوعات سے مکمل بائیکاٹ کرنا ضروری ہوگیا ہے۔ اب بھی وقت ہے کہ امت مسلمہ متحد ہوکر مسلمانوں کو اور دین اسلام کو بچائے اور قرآنی آیات کی پرنٹنگ پر مشتمل کپڑوں کی فروخت فوری طور پر بند کرائی جائے۔ عالمی سطح پر بھی آواز کو موثر بنا کر حکومت کو خبردار کیا جائے اور ملک وملت کے غداروں (قادیانیوں) کی سرگرمیوں سے باخبر ہوکر امت مسلمہ کا ہر فرد اپنے ایمان کی حفاظت کرے۔

تعزیتی اجلاس

اوکاڑہ (پ ر) گزشتہ دنوں اوکاڑہ کے مولانا بشیر احمد رشیدی اور قاری محمد ابراہیم خطیب مسجد ابوبکر صدیق قضاء الٰہی سے انتقال کرگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ دفتر ختم نبوت جامعہ محی الاسلام نئی گلہ منڈی اوکاڑہ میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا غلام محمود انور، مولانا قاری محمد الیاس، قاری سعید احمد عثمانی، مولانا عبیدالرحمٰن، قاری محمد افضل، مفتی غلام مصطفیٰ، مولانا عبدالواحد اور صاحبزادہ قاری محمد اسحاق غازی کے علاوہ کثیر تعداد میں کارکن شریک ہوئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ کی طرف سے ضلعی مبلغ اوکاڑہ حضرت مولانا عبدالرزاق نے لواحقین اور صاحبزادگان سے تعزیت کا اظہار کیا، اکابرین و قارئین ہفت روزہ ختم نبوت سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنے جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین۔

توہین رسالت کے واقعات و حادثات کا تدارک کیا جائے

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) موجودہ حکومتی سیٹ اپ میں موجود سیکولر ایجنٹ اور جنونی قادیانیوں کو برطرف کیا جائے، توہین رسالت کے واقعات و حادثات کا تدارک نہ کیا گیا تو ملک خونی انقلاب کی لپیٹ میں آجائے گا، عیسائیوں سمیت کسی قادیانی و یہودی لابی کو آزادی رائے کے نام پر توہین رسالت کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ساہیوال کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے ساہیوال میں تبلیغی دورے کے دوران اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے انسانی حقوق کی آڑ میں توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والے عناصر سے استفسار کیا کہ کیا انبیاء کرام علیہم السلام انسان نہیں تھے؟ پوری انسانی برادری کو شرف وعزت بھی ان کے صدقہ میں ملی۔ انہوں نے کہا کہ کلیدی عہدوں پر براجمان اور انتظامیہ میں گھسے ہوئے سکہ بند مرزائی اور اصلی ونسلی قادیانی قومی وسرکاری خزانہ کو ملک کے لئے نہیں بلکہ قادیانیت کی ارتدادی نشوونما کے لئے صرف کررہے ہیں، تاکہ ملک میں قادیانی اور صیہونی وصلیبی نظام کو رائج کیا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانان پاکستان ان گھناؤنی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے اور ملک کو قادیانی وسیکولر اسٹیٹ بنانے کا خواب کبھی بھی شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دیں گے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ حساس اور کلیدی عہدوں پر فائز سکہ بند قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔ دریں اثناء انہوں نے جامع محمدیہ چک ۸۵، جامع مسجد شیخ برکت وغیرہ میں ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوعات پر پُرمغز تقاریر کیں۔ اس تبلیغی دورے کے دوران قاری عبدالجبار، محمد اسلام بھٹی، قاری نصیر احمد، رانا عبدالشکور طاہر، چوہدری غلام مرتضیٰ کونسلر نے ان سے بھرپور تعاون کیا۔

چناب نگر میں قادیانی عقوبت خانے اور عبادت گاہ کی آڑ میں دہشت گردی کے اڈے فی الفور بند کرائے جائیں

چیچہ وطنی (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی، حاجی محمد ایوب، مولانا کفایت اللہ اور جناب محمد جاوید اقبال نے اپنے مشترکہ بیان میں حضرت مولانا غلام مصطفیٰ خطیب چناب نگر پر قادیانیوں کے حملہ اور اوباش قادیانیوں کی زیادتی کو قادیانی دہشت گردی اور اسرائیلی کارروائی قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ چناب نگر میں قادیانی عقوبت خانے اور عبادتگاہ کی آڑ میں دہشت گردی کے اڈے فی الفور بند کرائے۔ انہوں نے کہا کہ سیکورٹی کے نام پر قادیانی غنڈہ گردی ختم نہ کی گئی تو وہاں کے مظلوم مسلمان راست اقدام پر مجبور ہوں گے، جس سے پیدا ہونے والی تمام تر صورت حال کی ذمہ داری انتظامیہ اور قادیانی غنڈوں پر عائد ہوگی۔

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی

حجۃ الاسلام حضرت اقدس مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

تو فخر کون و مکاں زبدۂ زمین و زماں
امیر لشکر پیغمبراں شہ ابرار
طفیل آپ کے ہے کائنات کی ہستی
بجا ہے کہیے اگر تم کو مبدء الآثار

جلو میں تیرے سب آئے عدم سے تابوجود
قیامت آپ کی تھی دیکھیے تو اک رفتار
جہاں کے سارے کمالات ایک تجھ میں ہیں
ترے کمال کسی میں نہیں مگر دو چار

گرفت ہو تو تیرے ایک بندہ ہونے میں
جو ہوسکے تو خدائی کا اک تیری انکار
بجز خدائی نہیں چھوٹا تجھ سے کوئی کمال
بغیر بندگی کیا ہے جو لگے تجھ کو عار

تو آئینہ ہے کمالات کبریائی کا
وہ آپ دیکھتے ہیں اپنا جلوہ دیدار
پہنچ سکا ترے رتبہ تلک نہ کوئی نبی
ہوئے ہیں معجزہ والے بھی اس جگہ ناچار

جو انبیأ ہیں وہ آگے تیری نبوت کے
کریں ہیں امتی ہونے کا یا نبی اقرار
لگاتا ہاتھ نہ پتلے کو بوالبشر کے خدا
اگر ظہور نہ ہوتا تمہارا آخر کار

کہاں بلندی طور اور کہاں تری معراج
کہیں ہوئے ہیں زمیں آسماں بھی ہموار
جمال کو تیرے کب پہنچے حسن یوسف کا
وہ دل ربائے زلیخا تو شاہد ستار

سوا خدا کے بھلا تجھ کو کوئی کیا جانے
تو شمس نور ہے شپر نمط اولوالابصار
سما سکے تیرے خلوت میں کب نبی و ملک
خدا غیور تو اس کا حبیب اور اغیار

مرسلہ: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

REGD. NO. SS-160

کیا آپ نے کبھی غور کیا؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورغلا
کر مُرتد بنا رہے ہیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بہا رہے ہیں

جب آپ حق پر ہیں تو

آپ نے ناموسِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا انتظام کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملّت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ

ہفت روزہ ختمِ نبوّة

کا مطالعہ کیجئے

خوبصورت ٹائیٹل
کمپیوٹر کتابت
عمدہ طباعت

ہر جمعہ کو پابندی
سے شائع ہوتا ہے

ختمِ نبوّة

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی بھرپور نمائندگی کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرتِ رسولِ آخرینؐ، سیرتِ اصحابہؓ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کئے جاتے ہیں مرزائیت کا بھی جدید انداز میں تجزیہ کیا جاتا ہے

الحمد للہ

یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اسپین ماریشس، جنوبی افریقہ، سعودی عرب، نائجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعاون کا ہاتھ بڑھائیے

- خریدار بنیئے — بنائیے
- اشتہارات دیجئے
- مالی امداد فراہم کیجئے

انشاءاللہ اِس میں دُنیا و آخرت کا فائدہ ہے